قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر۔ ابوسعید

Online Edition

جمعرات 09 دسمبر 2021ء | 04 جمادی الاول 1443 ہجری قمری | 09 فتح 1400 ہجری شمسی | جلد:3 | شمارہ: 292

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَ وَجْهٌ مِنْ وُجُوهِ الرِّبَا

ترجمہ: ہر وہ قرض جس پر نفع حاصل کیا جائے وہ سود کی قسم سے ہے۔

(سنن الکبری للبیہقی کتاب البیوع باب کل قرض جر منفعۃ فھو ربا)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

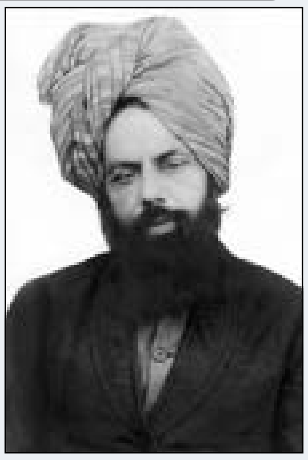

سودی روپیہ کا لین دین

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سود کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

’’شرع میں سود کی یہ تعریف ہے کہ ایک شخص اپنے فائدے کیلئے دوسرے کو روپیہ قرض دیتا ہے اور فائدہ مقرر کرتا ہے۔ یہ تعریف جہاں صادق آوے گی وہ سود کہلاوے گا۔ لیکن جس نے روپیہ لیا ہے اگر وہ وعدہ وعید تو کچھ نہیں کرتا اور اپنی طرف سے زیادہ دیتا ہے تو وہ سود سے باہر ہے۔‘‘

(البدر 27مارچ 1903ء صفحہ 75)

ایک موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ سودی روپیہ کے لینے اور دینے کے متعلق کیا حکم ہے؟ حضرت اقدس نے فرمایا:۔

’’حرام ہے۔ ہاں اگر کسی دوست اور تعارف کی جگہ سے روپیہ لیا جاوے اور کوئی وعدہ اس کو زیادہ دینے کا نہ ہو، نہ اس کے دل میں زیادہ لینے کا خیال ہو۔ پھر اگر مقروض اصل سے کچھ زیادہ دے دے تو وہ سود نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ تو هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ (الرحمٰن: 61) ہے۔ اس پر ایک صاحب نے سوال کیا کہ اگر ضرورت سخت ہو اور سوائے سود کے کام نہ چل سکے تو پھر؟ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس کی حرمت مومنوں کے واسطے مقرر کی ہے۔ اور مومن وہ ہوتا ہے جو ایمان پر قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ اسلام میں کروڑہا ایسے آدمی گذرے ہیں جنہوں نے نہ سود لیا نہ دیا۔ آخر ان کے حوائج بھی پورے ہوتے رہے کہ نہ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ لو نہ دو۔ جو ایسا کرتا ہے وہ گویا خدا کے ساتھ لڑائی کی تیاری کرتا ہے۔ ایمان ہو تو اس کا صلہ خدا بخشتا ہے۔ ایمان بڑی بابرکت شے ہے۔ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (البقرہ: 107)۔ اگر اسے خیال ہو کہ پھر کیا کرے تو کیا خدا کا حکم بھی بے کار ہے۔ اس کی قدرت بہت بڑی ہے۔ سود تو کوئی شے ہی نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا کہ زمین کا پانی نہ پیا کرو تو وہ ہمیشہ بارش کا پانی آسمان سے دیا کرتا۔ اسی طرح ضرورت پر وہ خود ایسی راہ نکال ہی دیتا ہے کہ جس سے اس کی نافرمانی بھی نہ ہو۔ جب تک ایمان میں میل کچیل ہوتا ہے تب تک یہ ضعف اور کمزوری ہے کوئی گناہ چھوٹ نہیں سکتا جب تک خدا نہ چھڑاوے۔ ورنہ انسان تو ہر ایک گناہ پر یہ عذر پیش کر سکتا ہے کہ ہم چھوڑ نہیں سکتے اگر چھوڑیں تو گزارہ نہیں چلتا۔ دکانداروں، عطاروں کو دیکھا جاوے کہ پرانا مال سالہا سال تک بیچتے ہیں، دھوکا دیتے ہیں، ملازم پیشہ لوگ رشوت خوری کرتے ہیں اور سب یہ عذر کرتے ہیں کہ گذارا نہیں چلتا۔ ان سب کو اکٹھا کر کے نتیجہ نکالا جاوے تو پھر یہ نکلتا ہے کہ خدا کی کتاب پر عمل ہی نہ کرو کیونکہ گذارا نہیں چلتا حالانکہ مومن کیلئے خدا خود سہولت کر دیتا ہے۔ یہ تمام راستبازوں کا مجرب علاج ہے کہ مصیبت اور صعوبت میں خدا خود راہ نکال دیتا ہے۔ لوگ خدا کی قدر نہیں کرتے۔ جیسے بھروسہ ان کو حرام کے دروازے پر ہے ویسا خدا پر نہیں ہے۔ خدا پر ایمان یہ ایک ایسا نسخہ ہے کہ اگر قدر ہو تو جی چاہے کہ جیسے اور عجیب نسخے مخفی رکھنا چاہتے ہیں ویسے ہی اسے بھی مخفی رکھا جاوے۔‘‘

(البدر 27مارچ 1903ء صفحہ 75)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

(آل عمران: 131)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! سود دَر سود نہ کھایا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

فرمان خلیفہ وقت

پھر سود کی وجہ سے معاشرے کا امن کس طرح برباد ہو رہا ہے۔ جو غریب ہے وہ غربت کی چکی میں پستا چلا جاتا ہے۔ پیسنے والا اس سود کے پیسے سے اپنی تجوریاں بھر رہا ہوتا ہے۔ اور بظاہر بے تحاشہ پیسہ کمانے والا جو شخص ہے وہ اپنے خزانے بھر رہا ہوتا ہے، لیکن دل کا چین اور سکون ان میں نہیں ہوتا۔ کئی لوگ ہیں جو لکھتے ہیں اور کہتے ہیں بلکہ پاکستان میں مَیں نے دیکھے بھی ہیں کہ پیسوں کے باوجود راتوں کی نیندیں اڑ جاتی ہیں۔ تو یہ عموماً سود ہی ہے جس نے ایک ملک کے معاشرے میں ملکی سطح پر بھی انفرادی سطح پر بھی پیسے کو ایک خاص طبقے کے گرد منتقل کر دیا ہے، ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ اور عموماً امیر ملکوں میں بھی جہاں بظاہر اچھے حالات ہیں، اسی سود کی وجہ سے تقریباً ہر شخص یا اکثریت قرض کی دلدل میں دھنسے ہوئے ہیں۔ اس کو محسوس نہیں کرتے اور اپنی زندگی میں اس سے باہر نہیں نکل سکتے۔

گزشتہ دنوں میں یہاں ایک پروگرام تھا، یونیورسٹی میں ایک فنکشن تھا۔ یہ بات مَیں نے وہاں کی اور بتایا کہ یہ بھی ایک طرح کی غلامی ہے تو یونیورسٹی کے چانسلر سمیت بہت سے لوگوں نے اس کی تائید کی اور ان لوگوں کا اس تائید کے بغیر گزارا نہیں ہے۔ یہ خدا کا کلام ہے جو سچائی سے پُر ہے اور اس کے احکامات پر عمل کئے بغیر دنیا کی نجات ہو ہی نہیں سکتی اور جس طرح مَیں نے کہا سود غلامی کی ایک قسم ہے اور غلامی میں کبھی محبتیں نہیں پنپ سکتیں۔ ہمیشہ نفرتیں اٹھیں گی اور امن برباد ہو گا۔ پھر ہمارے غریب ملک ہیں کہ جہاں سود پر قرضے لیتے ہیں عموماً سندھ وغیرہ میں تو ہندو اس کاروبار میں ہمیشہ زیادہ ہے لیکن بعض مسلمان بھی یہ کام کرتے ہیں اور مخصوص لوگ ہیں جو یہ کام کرتے ہیں اور یہ جو سود پر قرضے ہیں یہ تمام عمر اس قرض لینے والے کو بلکہ ان کی نسلوں کو بھی کبھی سر اٹھانے نہیں دیتے۔

ایک امریکن اکانومسٹ ہے اس نے ہندو پاکستان کی ریسرچ پہ لکھا تھا کہ یہ لوگ ایسے ہیں جو بظاہر زمیندار بھی ہیں، جائیدادوں والے بھی ہیں لیکن ان کا حال یہ ہے کہ پیدا ہوتے ہیں قرض لے کر اور زندگی گزارتے ہیں قرض لے کر اور اس دنیا سے جب جاتے ہیں تب بھی قرض ہوتا ہے جو آگے اولادوں کو ٹرانسفر ہو بقیہ صفحہ 5 پر

اس شمارہ میں

- صداقت کا پرچم اُٹھائے ہوئے ہیں (منظوم)
- اچھی صحت دینی کاموں میں ممد و معاون ہے
- سورۃ سبا اور سورۃ فاطر کا تعارف
- سو لفظوں کی کہانی

دربارِ خلافت

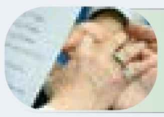

خدایا !آبرو رکھیو میرے پاؤں کے چھالوں کی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت سید محمود عالم صاحب بیان کرتے ہیں کہ 1903ء میں میرے بڑے بھائی سید محبوب عالم پٹنہ شہر میں کسی طرف جارہے تھے کہ دو شخص یہ کہتے ہوئے گزر گئے کہ پنجاب میں کسی شخص نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ بھائی صاحب کو بچپن سے قرآنِ شریف سے محبت ہے۔ اس لئے یہ سن کر حیران سے رہ گئے کہ پوچھوں تو کس سے پوچھوں کہ دعویٰ کیا ہے؟ کہنے والے تو چلے گئے۔ شاید اسٹیشن ماسٹر کو معلوم ہو۔ چنانچہ اُن کا خیال درست نکلا۔ (سٹیشن ماسٹر کے پاس گئے۔) نام پتہ وغیرہ دریافت کرکے مکان پر آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک خط لکھا کہ مجھے آپ کے حالات معلوم نہیں۔ صرف نام سنا ہے۔ اگر براہِ کرم اپنی تصانیف بھیج دیا کریں تو پڑھ کر واپس کر دیا کروں گا۔ چنانچہ مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتابیں بھجواتے رہے اور بھائی صاحب پڑھ پڑھ کر واپس کرتے رہے۔ لوگوں نے اُسی وقت سے مخالفت شروع کر دی مگر بھائی صاحب نے استقلال سے کام لیا اور کچھ عرصہ بعد بیعت کر لی۔ مَیں نے بھی کچھ عرصے بعد بھائی صاحب کے ذریعے کتابیں پڑھیں اور بیعت کر لی۔ احمدیت سے کچھ عرصہ پہلے یعنی احمدیت قبول کرنے سے پہلے مَیں شہر سے گھر گیا۔ اور اتفاق سے والد صاحب کے ساتھ سویا۔ خواب میں والد صاحب کو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تیرا یہ لڑکا جو تیرے ساتھ سویا ہوا ہے۔ بہت بڑا وکیل ہوگا۔ لیکن جب احمدی ہوگیا تو اُس وقت والد صاحب سے کہا کہ آپ کے خواب کی تعبیر میرا احمدی ہونا تھا۔ (تب مَیں نے والد صاحب کو کہا۔ آپ نے جو خواب میں بڑا آدمی دیکھا تھا یہ اس طرح پوری ہوئی ہے۔) کہتے ہیں کہ ابھی دو سال کی متواتر اور خطرناک بیماری سے (کچھ عرصہ بعد یہ بیمار ہوگئے اور بڑا لمبا عرصہ دو سال کے قریب بیماری چلی، اور خطرناک بیماری تھی۔ کہتے ہیں) پوری طرح صحت یاب بھی نہیں ہوا تھا کہ قادیان جانے کا شوق بلکہ جنون پیدا ہوا۔

اے محبت عجب آثار نمایاں کر دی
زخم و مرہم براہِ یار تو یکساں کردی

(کہ محبت نے ایسے آثار نمایاں کئے ہیں کہ یار کی محبت میں زخم اور مرہم برابر ہوگئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ) بھائی صاحب نے اصرار کیا کہ قادیان میں خزانہ نہیں رکھا ہوا۔ (جب مَیں نے قادیان جانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا کہ وہاں خزانہ نہیں ہے اس لئے اگر تم نے جانا ہی ہے تو) کم از کم میٹرک کا امتحان پاس کر کے جانا تا کہ وہاں تکلیف نہ بقیہ صفحہ 12 پر

صداقت کا پرچم اُٹھائے ہوئے ہیں

قدم کارواں سے ملائے ہوئے ہیں
صداقت کا پرچم اُٹھائے ہوئے ہیں

تمہارے نشانے پہ آئے ہوئے ہیں
ستم سَہ کے بھی مسکرائے ہوئے ہیں

بگاڑیں گیں کیا یہ مخالف ہوائیں
زمیں پر قدم ہم جمائے ہوئے ہیں

ہمی روشنی کا سبب ہیں جہاں میں
ہمی ظلمتِ شب مٹائے ہوئے ہیں

بھٹک جائے رستہ نہ کوئی یہاں اب
چراغِ ہدیٰ ہم جلائے ہوئے ہیں

کبھی تم بھی بیٹھوں گے چھاؤں میں اِس کی
شجر اُلفتوں کے اُگائے ہوئے ہیں

دعاؤں کے ہم لے کے ہتھیار بشریٰ
مقابل پہ دشمن کے آئے ہوئے ہیں

بشریٰ سعید عاطف۔ مالٹا

آج کی دعا

رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ٜ وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ

(الاعراف:24)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم گھاٹا کھانے والوں میں سے ہوجائیں گے۔

یہ حضرت آدمؑ علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کو سمیٹنے کی اہم دعا ہے۔

ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متعدد بار اس دعا کی طرف تحریک فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں

پھر ایک دعا سکھائی کہ (مندرجہ بالا دعا) پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحم کو سمیٹنے کے لئے یہ بہت اہم دعا ہے۔ بعض گناہ لاعلمی میں ہو جاتے ہیں، احساس نہیں ہوتا اس لئے مستقلاً استغفار بہت ضروری ہے تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے بداثرات سے محفوظ رکھے اور برائیاں کرنے سے بھی بچاتا رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’بہت لوگ ہیں کہ خدا پر شکوہ کرتے ہیں اور اپنے نفس کو نہیں دیکھتے‘‘ جب کوئی سزا آتی ہے، کوئی پکڑ آتی ہے تو خدا پر شکوے شروع ہو جاتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اپنے آپ کو دیکھیں کہ خود کتنی نیکیاں کرنے والے ہیں، کس حد تک اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہیں۔ فرمایا کہ ’’انسان کے اپنے نفس کے ظلم ہی ہوتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کروایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا ہو، اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے‘‘۔ انسان کے جسم کا ہر عضو گناہ کرتا ہے۔ تو ہر ایک سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ فرمایا کہ ’’آجکل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے۔ رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ٜ وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ (الاعراف: 24)۔ یہ دعا اوّل ہی قبول ہو چکی ہے۔‘‘

(بدر جلد 1 نمبر 9 مورخہ 26 دسمبر 1902ء صفحہ 66۔ ملفوظات جلد دوم صفحہ 577 جدید ایڈیشن)

پھر فرمایا کہ ’’ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا نے جس طرح ابتداء میں دعا کے ذریعہ سے شیطان کو آدم کے زیر کیا تھا‘‘ یعنی آدم نے شیطان سے اپنے آپ کو بچایا تھا۔ ’’اسی طرح اب آخری زمانہ میں بھی دعا ہی کے ذریعہ سے غلبہ اور تسلط عطا کرے گا، نہ تلوار سے ... آدم اول کو فتح دعا ہی سے ہوئی تھی...... اور آدم ثانی کو بھی جو آخری زمانہ میں شیطان سے آخری جنگ کرتا ہے اسی طرح دعا ہی کے ذریعہ فتح ہوگی‘‘۔

(الحکم جلد 7 نمبر 12 مورخہ 31 مارچ 1903ء صفحہ 8۔ ملفوظات جلد سوم صفحہ 190-191 جدید ایڈیشن)

پس جہاں یہ دعا ذاتی طور پر مانگنی چاہئے وہاں جماعتی ترقی کے لئے بھی یہ دعا بہت ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو آدم کہا، اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو آدم کہا ہے۔

(خطبہ جمعہ 29 ستمبر 2006ء، خطبات مسرور جلد 4 صفحہ:499)

(مرسلہ: مریم رحمٰن)

اداریہ

اچھی صحت دینی کاموں میں ممد و معاون ہے

روح اور جسم کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ کسی نے کہا ہے کہ جسم چھلکا ہے اور روح مغز۔ کسی نے لکھا ہے کہ جسم برتن ہے اور روح اس کے اندر آنے والی چیز اور کسی نے کیا لاجواب کہا کہ انسان جس گھر میں رہتا ہے اسے صاف ستھرا رکھتا ہے تا وہ صحت مند رہے۔ اس طرح روح کا گھر جسم ہے اور جسم صحت مند ہو گا تو روح بھی صحت مند ہو گی۔

ہمارے پیارے رسول حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے کہ روح کی ترقی کے لیے جسم کی نگہداشت ضروری ہے۔ اگر انسان کا بدن تندرست ہے تو روح بھی درست ہے۔ اگر صحت خراب ہو یا ایک دن سر درد ہو تو عبادت کا بھی مزا کرکرا ہو جاتا ہے۔ نماز باجماعت کے حقوق ادا نہیں ہوتے۔ نوافل، نماز تہجد کے حقوق بھی ایک چاق و چوبند اور صحت مند انسان ہی ادا کر سکتا ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت خوش دلی سے صحت مند انسان ہی کر سکتا ہے۔ حقوق اللہ تو الگ رہے حقوق العباد بھی صحیح رنگ میں ادا نہیں ہوتے۔ عزیز و اقارب کے حقوق کی ادائیگی بھی وہی شخص احسن طریق پر ادا کر سکتا ہے جو بیمار نہ ہو۔ اگر انسان بیمار ہو، کمر درد ہو تو کیسے اپنے دوستوں اور عزیزوں سے مل جل سکتا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ طاقتور اور تندرست مومن، خدا تعالیٰ کے نزدیک ایک کمزور صحت والے بیمار مومن سے بہتر ہے۔ کیونکہ دینی فرائض کو ادا کرنے کے لیے جسمانی صحت بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔ کمزور اور مریض کی کارگزاری بھی حوصلہ شکن ہوتی ہے۔ ارادے بھی کمزور۔ جذبات سرد اور مضمحل ہوتے ہیں۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک موقع پر جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کو فرمایا تھا کہ صحت مند جسم انسان کے مقصد حیات کے حصول میں ممد و معاون ہوتا ہے۔

ماہرین ابدان نے بھی اس مضمون کو سمجھا ہے۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ Is life worth Living تو جواب دیا Depends on Lever or Liver یعنی یہ تو زندہ رہنے یا جگر پر موقوف ہے۔ ہر دو معنوں میں نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ صحت کے ساتھ ارادے بھی مضبوط ہوتے ہیں۔

ایک مقولہ مشہور ہے کہ اَلْعَقْلُ السَّلِيْمُ فِي الْجِسْمِ السَّلِيْمِ کہ درست عقل صحت مند جسم کے اندر ہوتی ہے اور وہی درست فیصلے کر پاتا ہے۔ آنحضور ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو یوں نصیحت فرمائی کہ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ جن کی ناقدری کر کے بہت سے لوگ نقصان اٹھاتے ہیں۔ ایک صحت اور دوسرا فارغ رہنا۔

قرآن کریم میں حضرت طالوت کی بادشاہی کا جہاں ذکر آتا ہے وہاں یہ ذکر ملتا ہے کہ اس قوم کے لوگوں نے اس کی اطاعت کرنے سے انکار کر دیا تھا کہ یہ ہمارے مقابل پر وجاہت اور مال کے لحاظ سے بہت کم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر اس کی بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ کی مثال دی۔ جس کا اس عنوان سے گہرا تعلق ہے کہ وہ علم میں، جسم میں اور قویٰ میں بہت مضبوط ہے وہ دینی کام بہت احسن رنگ میں کر سکے گا۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم بھی اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لیے اپنے آپ کو تندرست و توانا اور صحت مند رکھیں۔ اپنے جسموں کو تندرست رکھنے کے لیے آنحضور ﷺ کو اسوہ حسنہ جانیں اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

”اپنے آپ کو ایسے مقام پر کھڑا کرو جس کے بعد تمہیں یقین ہو جائے کہ تم ہرگز بزدلی نہیں دکھاؤ گے اس کے لیے تیاری کرو مگر یہ تیاری دینی طریق کے مطابق ہونی چاہیے ایسی تیاری کرنے کے دنیا میں دو ہی طریق ہیں ایک یہ کہ جسموں کو مضبوط بنایا جائے۔ اس کی مثال نپولین، ہٹلر، چنگیز خان اور تیمور سے مل سکتی ہے اور ایک تیاری روح کی مضبوطی اور پاکیزگی کے ذریعے حاصل ہوتی ہے اس کی سب سے روشن اور اعلیٰ و ارفع مثال دنیا میں محمد رسول اللہ ﷺ کے مقدس وجود میں دیکھ چکی ہے۔ پس تم ہٹلر، نپولین یا چنگیز خان اور تیمور کی بجائے محمد رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو سامنے رکھتے ہوئے تیاری کرو۔ لیکن یہ نمونہ دنیوی مثالوں سے سینکڑوں اور ہزاروں گنا بالا ہے بلکہ اتنا بالا ہے کہ آج بھی فرشتے اس پر مرحبا کہہ رہے ہیں۔“

اے مسیح موعود کے غلام کہلانے والو! اگر دینی کام کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور محبت حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنی صحتوں کی طرف خصوصی توجہ دیں جس حد تک ہماری صحت ٹھیک ہو گی ہم دوسروں سے زیادہ وقت دینی کاموں میں صرف کر کے اللہ کی محبت کے زیادہ وارث بن سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو روحانی اور جسمانی صحت سے ممسوح فرمائے اور کامل صحت کے ساتھ خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین۔

(ابو سعید)

ارشاد امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن کریم کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ”اگر ہمارے پاس قرآن نہ ہوتا اور حدیثوں کے یہ مجموعے ہی مایۂ نازِ ایمان و اعتقاد ہوتے، تو ہم قوموں کو شرمساری سے منہ بھی نہ دکھا سکتے۔ مَیں نے قرآن کے لفظ میں غور کی۔ تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے لائق کتاب ہو گی جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی۔ اس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہو گی اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہوں گی۔ فرقان کے بھی یہی معنی ہیں۔ یعنی یہی ایک کتاب حق و باطل میں فرق کرنے والی ٹھہرے گی اور کوئی حدیث کی یا اور کوئی کتاب اس حیثیت اور پایہ کی نہ ہو گی۔ اس لئے اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں اور حدیثوں کے شغل کو ترک کریں۔ بڑے تأسّف کا مقام ہے کہ قرآن کریم کا وہ اعتناء اور تدارس نہیں کیا جاتا جو احادیث کا کیا جاتا ہے۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے اس نور کے آگے کوئی ظلمت نہ ٹھہر سکے گی۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 386 جدید ایڈیشن)

یہاں ایک وضاحت بھی کر دوں کہ گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حدیث کو ترک کرو اور قرآن کو پڑھو۔ لیکن دوسری جگہ فرمایا ہے کہ احادیث اگر قرآن کریم کے تابع ہیں تو ان کو لو اور دوسریوں کو ردّ کرو صرف احادیث کے اوپر نہ چلو۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 454)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ”قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔ صحابہ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔ دیکھو انہوں نے پیغمبر خدا ﷺ کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کئے تھے پورے ہو گئے۔ ابتدا میں مخالف ہنسی کرتے تھے کہ باہر آزادی سے نکل نہیں سکتے اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں گم ہو کر وہ پایا جو صدیوں سے ان کے حصے میں نہ آیا تھا۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 409 جدید ایڈیشن)

پس آج بھی ہماری فتح قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور احمدیت کے غلبہ کے نظارے ہمارے نزدیک تر کرے۔“

(خطبہ جمعہ 11/ ستمبر 2009ء) (الفضل انٹرنیشنل جلد 16 شمارہ 40 مورخہ 2 اکتوبر تا 8 اکتوبر 2009ء صفحہ 5 تا صفحہ 8)

عائشہ چودھری۔ جرمنی

سورۃ سبا اور سورۃ فاطر کا تعارف

از حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

سورۃ سبا

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی پچپن آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز اس آیت سے ہوتا ہے کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں کا مالک ہے اور زمین بھی اسی کی حمد کے گیت گاتی ہے اور آخرت میں بھی اسی کی حمد کے گیت گائے جائیں گے۔ یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واضح اشارہ ہے کہ آپؐ کے دور میں آپؐ کے سچے غلام زمین اور آسمان کو حمد و ثنا سے بھر دیں گے۔

اس کے بعد پہاڑوں کی تشریح کرتے ہوئے یہ بھی فرما دیا کہ پہاڑوں سے مراد جفاکش پہاڑی قومیں بھی ہوتی ہیں جیسا کہ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے پہاڑوں کو ظاہری طور پر مسخر نہیں کیا گیا بلکہ پہاڑوں پر بسنے والی جفاکش قوموں کو مسخر کر دیا گیا۔ پس گزشتہ سورت کے اختتام پر جن پہاڑوں کا ذکر ہے ان کی تشریح یہاں فرما دی گئی۔

اس بیان کے بعد وہ جنّ جو حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے لئے مسخر کئے گئے تھے اور ان سے وہ بہت بھاری کام لیا کرتے تھے ان کی تشریح فرمائی گئی کہ یہ جنّ انسانی جنّ تھے۔ وہ جنّ نہیں تھے جن کو عرفِ عام میں آگ کے شعلوں سے بنا ہوا سمجھا جاتا ہے۔ آگ تو پانی میں داخل ہوتے ہی بھسم ہو جاتی ہے مگر ان جنّوں کے متعلق قرآن کریم میں دوسری جگہ فرمایا گیا کہ وہ سمندر میں غوطہ لگا کر موتی نکالنے کا کام کرتے تھے حالانکہ آگ کے بنے ہوئے جنّ تو سمندر میں غوطہ نہیں مار سکتے۔ دوسری جگہ فرمایا گیا ہے کہ یہ جنّ زنجیروں سے بندھے ہوئے تھے حالانکہ آگ کے جنّ تو زنجیروں سے نہیں باندھے جاسکتے۔ اور یہ تمام امور آلِ داؤد پر شکر واجب کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو اوّل درجہ پر جسمانی اور روحانی آلِ داؤد تھے اس شکر کا حق ادا کیا۔ مگر جب آپ کو یہ خبر دی گئی کہ آپ کا بیٹا جو آپ کے بعد تخت نشین ہو گا ایک ایسے جسد کی طرح ہے جس میں کوئی روحانی زندگی نہیں تو اس وقت آپ نے یہ دعا کی کہ اے خدا! اِس صورت میں اُس کے دور میں اس سلطنت کی صف لپیٹ دے۔ مجھے اس دنیاوی سلطنت سے کوئی غرض نہیں۔ چنانچہ بعینہٖ ایسا ہی ہوا۔ حضرت سلیمانؑ کے بعد جب آپؑ کا بیٹا وارث ہوا تو رفتہ رفتہ انہی پہاڑی قوموں نے یہ معلوم کرتے ہوئے کہ ایک بے عقل بادشاہ ان پر مسلط ہے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور حضرت سلیمانؑ کی ظاہری سلطنت پارہ پارہ ہو گئی۔

جب عظیم سلطنتیں ٹوٹا کرتی ہیں تو بجائے اس کے کہ اہل سلطنت آپس میں محبت کے نتیجہ میں یہ دعا کرتے رہیں کہ ہمیں ایک دوسرے سے قریب تر رکھ، وہ نفرتوں کا شکار ہو کر ایک دوسرے سے دُور ہٹنے کی دعائیں کرتے ہیں، تو ایسی صورت میں وہ قصے کہانی بنا دیئے جاتے ہیں اور اللہ کے غضب کی چکی تلے پیسے جاتے ہیں اور پھر ان کی بستیوں میں اتنی دوری ڈال دی جاتی ہے کہ ان کے درمیان ایک عجیب ویرانی کا منظر دکھائی دیتا ہے جس میں جھاؤ وغیرہ اُگتے ہیں حالانکہ اس سے پہلے ان کو عظیم الشان باغات اور کھیتوں سے نوازا گیا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس صبر کی تعلیم گزشتہ سورت کے آخر پر دی گئی تھی، اب پھر اسی کی تکرار ہے کہ تُو بہرحال صبر سے کام لیتا چلا جا۔ اور آپؐ کے دل کو یہ عظیم الشان خوشخبری دے کر ثبات بخشا گیا کہ پہلی عظیم سلطنتیں تو چھوٹی چھوٹی قوموں کی طرح ہیں لیکن تجھے اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کی روحانی بادشاہی عطا فرمائی ہے۔

اس کے بعد مخالفین کو دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے فیصلہ طلب کرنے کی طرف متوجہ فرمایا گیا ہے کہ وہ اکیلے اکیلے یا دو دو اللہ کے حضور کھڑے ہو کر دعائیں کریں اور پھر غور کریں کہ یہ علم و حکمت کا شہزادہ جس کو قرآن حکیم عطا کیا گیا ہے ہرگز مجنون نہیں۔

پھر فرمایا تو اس بات پر غور کر کہ جب وہ شدید بے چین ہوں گے اور وہ بے چینی دور ہونے والی نہیں ہو گی تو وہ قریب کے مقام سے پکڑے جائیں گے۔ قریب کا مکان تو حَبل جان ہے یعنی ان نفوس کے اندر سے ان کو سخت عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ اور اگلی آیت میں دور کے مکان سے اس طرف اشارہ ملتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے توبہ کرنا ایک بہت دور کی بات ہے۔ جب اپنے ساتھ پیش آمدہ واقعات پر بھی ان کو توبہ کی توفیق نہیں ملی تو اللہ کی پکڑ کے خوف سے جسے وہ بہت دور دیکھ رہے ہیں انہیں کیسے حقیقی توبہ کی توفیق مل سکتی ہے۔ ایسے منکرین اور ان کی نفسانی خواہشات کے حصول کے درمیان ہمیشہ ایک روک ڈال دی جاتی ہے جیسا کہ ان سے پہلے زمانہ کے منکرین کے ساتھ ہوتا رہا ہے لیکن وہ بدنصیب ہمیشہ شکوک میں مبتلا رہتے ہیں۔

(قرآن کریم اردو ترجمہ مع سورتوں کا تعارف از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ، صفحہ 745-746)

سورۃ فاطر

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چھیالیس آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز بھی اس سے پہلی سورت کی طرح الحمد ہی سے ہو رہا ہے۔ گزشتہ سورت میں اللہ تعالیٰ کی زمین و آسمان پر بادشاہی اور زبانِ حال سے ساری کائنات کے خدا تعالیٰ کی حمد میں مشغول رہنے کا ذکر ہے اور اس جگہ اللہ تعالیٰ نے جب زمین و آسمان کو پہلی بار پیدا فرمایا اس پر حمد کی طرف متوجہ ہونے کا ارشاد ہے کیونکہ زمین و آسمان کو ابتدا میں پیدا کرنا بے مقصد نہیں ہو سکتا۔ اور زمین و آسمان کے وجود سے پہلے ایک پیدا کرنے والے ربّ کی رحمانیت کی طرف اشارہ ہے۔

آیت نمبر2 میں ان فرشتوں کا ذکر ہے جو دو دو اور تین تین اور چار چار پَر رکھتے ہیں۔ اس سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ فرشتوں کے کوئی ظاہری پَر ہوتے ہیں بلکہ مادہ کی چار بنیادی Valencies کا ذکر ہے جس کے نتیجہ میں تمام کیمیاوی کرشمے رونما ہوتے ہیں۔ خصوصاً خدا پرست سائنس دان اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ کاربن کی چار Valencies کے دوسرے مادوں سے کیمیاوی ردّ عمل کے نتیجہ میں وہ زندگی وجود میں آئی ہے جسے سائنس دان Carbon based Life کہتے ہیں۔ قرآن کریم کی اس آیت میں یہ ذکر فرما دیا گیا کہ اس سے زیادہ پروں والے فرشتے بھی موجود ہیں جن کو تم اِس وقت تک نہیں جانتے اور ان کے اثر کے تابع بہت سے عظیم الشان کیمیاوی تغیرات وجود میں آئیں گے جن کا اس وقت کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔

اس سورت میں ایک دفعہ پھر دو ایسے سمندروں کا ذکر ہے جن میں سے ایک کا پانی کھارا اور ایک کا میٹھا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی حیرت انگیز صنعت ہے کہ کھارے پانی میں پرورش پانے والے جانداروں کا گوشت بھی میٹھا ہی رہتا ہے اور میٹھے پانی میں پرورش پانے والے جانوروں کا گوشت بھی میٹھا ہی ہوتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہوا کہ کھاری پانی مسلسل پینے والی مچھلیوں کا گوشت اس پانی کے کھاری اثرات سے کلیتہً منزہ ہے۔

اس کے بعد ایسی آیات (نمبر17-18) آتی ہیں جو بنی نوع انسان کو متنبہ کر رہی ہیں کہ اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا اور اس کے انکار پر مصر رہے تو اگر اللہ چاہے تو تمہیں زمین پر سے نابود کر دے اور تمہاری جگہ ایک اور مخلوق لے آئے اور یہ اللہ تعالیٰ کی شان کبریائی سے بعید نہیں۔

اس کے بعد پھر انسان کو متوجہ فرمایا گیا کہ زمین پر زندگی کی ہر شکل آسمان سے برسنے والے پانی سے ہی فیض اٹھاتی ہے اور اس پانی سے مختلف قسم کے پھل اُگتے ہیں۔ ان کے رنگ الگ الگ ہیں۔ یہ رنگوں کا اختلاف اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جس طرح ایک ہی رنگ کی مٹی سے پیدا کئے جانے والے پھلوں کے تم مختلف رنگ دیکھتے ہو اسی طرح اگرچہ انسان ایک ہی آدم کی اولاد ہیں مگر ان کے رنگ بھی مختلف ہیں اور ان کی زبانیں بھی مختلف ہیں حالانکہ زبانیں بھی ایک ہی زبان سے نکلیں اور اب ان کے درمیان کوئی بھی مشابہت دکھائی نہیں دیتی سوائے ان دیکھنے والوں کے جن کو اللہ تعالیٰ عرفان نصیب فرمائے۔

یہ لوگ جو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں زمین میں پیدا ہونے والی چیزوں کے حوالہ سے تو اس کا کوئی شریک قرار نہیں دے سکتے تو کیا پھر اُن کا تصور اُن آسمانوں میں اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے جن آسمانوں کا ان کو کچھ بھی علم نہیں۔

اس کے بعد بنی نوع انسان کو متنبہ کیا گیا ہے کہ زمین و آسمان از خود اپنے مداروں پر قائم نہیں ہیں بلکہ اگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے ہاتھ ان کو مسلسل تھامے نہ رہیں تو اگر ایک دفعہ یہ اپنے مداروں سے ہٹ جائیں تو زمین و آسمان میں قیامت آجائے گی اور کبھی پھر دوبارہ اجرام سماوی کسی مدار پر قائم نہ ہو سکیں گے۔

(قرآن کریم اردو ترجمہ مع سورتوں کا تعارف از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ، صفحہ 759-760)

عاطف وقاص۔ٹورنٹو، کینیڈا

آؤ! اُردو سیکھیں

سبق نمبر 27

اُردو زبان میں قواعد مذکر و مؤنث یا اسم کی جنس کے متعلق بحث جاری ہے۔ آج کے سبق میں ہم مزید قواعد کے بارے میں بات کریں گے۔ گزشتہ سبق میں قاعدہ نمبر ۵ کے ۱۰ اجزا بیان کیے گئے تھے۔ آج کے سبق میں بے جان اشیاء کے مذکر یا مونث ہونے سے متعلق قواعد جاننے کی کوشش کریں گے۔ بے جان اشیاء کے مذکر یا مونث ہونے کا فیصلہ انداز سے کیا جاتا ہے۔

1۔ اکثر وہ الفاظ جن کے آخر میں (ا) یا (ہ) ہوتی ہے مذکر ہوتے ہیں۔ مثلاً ڈبا۔ چولھا۔ حقہ وغیرہ۔ لیکن ایسے الفاظ بھی ہیں جن کے آخر پہ (ا) یا (ہ) تو آتی ہے مگر وہ مذکر نہیں ہوتے۔ ایسے الفاظ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اس اصول سے مستثنیٰ ہیں۔

(ا) تمام ہندی الفاظ جو چیز کے چھوٹے ہونے کو ظاہر کرتے ہیں ان کے آخر پہ (ا) تو آتا ہے مگر وہ مونث ہوتی ہیں۔ جیسے پڑیا، ڈبیا وغیرہ۔

(ب) عربی زبان کے ایسے تمام الفاظ جو تین حرفوں سے مل کر بنتے ہیں جیسے ادا، قضاء، حیا، رضا، خطا وغیرہ اردو زبان میں مونث ہیں حالانکہ ان کے آخر پہ بھی (ا) آتا ہے۔

(ج) بعض عربی مصادر جن کے آخر میں (ا) ہو خواہ (ء) ہو یا نہ ہو اردو میں مونث ہوتے ہیں۔ جیسے ابتدا، انتہا وغیرہ

2۔ زبانوں کے نام اردو میں عموماً مونث ہوتے ہیں مثلاً انگریزی، فارسی، اردو، سنسکرت، فرنچ، ڈچ۔

3۔ ایسے الفاظ جو آواز کی نقل ہیں مونث ہوتے ہیں۔ جیسے سائیں سائیں، چٹ چٹ، دھڑ دھڑ وغیرہ۔

4۔ دنوں اور مہینوں کے نام اردو میں مذکر استعمال ہوتے، جمعہ، ہفتہ، اتوار، سوموار، منگل، بدھ، صرف جمعرات مستثنیٰ ہے

5۔ دھاتوں اور جواہرات کے نام بھی اردو میں مذکر ہیں، سونا، ہیرا، نیلم، لوہا، تانبا، پیتل وغیرہ، چاندی مستثنیٰ ہے۔

6۔ ستاروں اور سیاروں کے نام بھی اردو میں مذکر ہیں، سورج، چاند، مریخ، عطارد، زہرہ۔

7۔ کتاب بذاتِ خود اردو میں مونث ہے۔ اگر اس کا نام بھی مونث ہو اور ایک نام ہو تو اسے مونث ہی استعمال کیا جائے گا۔ لیکن اگر کتاب کا نام دو یا تین الفاظ سے مل کر بنا ہو تو کتاب کے مذکر یا مونث ہونے کا انحصار نام کے پہلے حصے پہ ہو گا۔ یہ پہلا حصہ اکثر مضاف ہوتا ہے۔ جیسے براہینِ احمدیہ میں پہلا لفظ براہین ہے جو مضاف ہے اور مونث ہے۔ براہین عربی زبان کا لفظ ہے اور برہان کی جمع ہے۔ اس کا مطلب ہے دلیل اور جمع دلائل۔ براہینِ احمدیہ میں براہین مضاف ہے اور احمدیہ مضاف علیہ۔ مضاف اور مضاف علیہ کا مطلب ہوتا ہے کہ ایک چیز کا تعلق دوسری چیز سے ہے۔ جیسے کہیں کہ احمدیہ کے براہین۔ اسی کو مضاف اور مضاف علیہ کے ذریعے کہیں گے براہینِ احمدیہ۔ مزید دیکھیے جیسے قصہ حلیمہ دائی میں پہلا لفظ قصہ ہے جو مذکر ہے تو یہ کتاب بھی مذکر ہے۔

8۔ اسی طرح اردو زبان میں تمام نمازوں کے نام مونث ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء۔

9۔ ہندی زبان کے مصدر جو اردو میں استعمال ہوتے ہیں ان سے اسم بھی بنائے جاتے ہیں اور فعل بھی جیسے پکارنا ایک مصدر ہے اور پکارو، پکارا وغیرہ فعل ہیں اسی طرح پکار ایک اسم ہے جو پکارنا سے بنا ہے جیسے مظلوم کی پکار۔ اسی لئے اسے حاصلِ مصدر کہا جائے گا یعنی جو چیز مصدر سے حاصل ہوئی۔ مصدر کی انگریزی اور اردو تعریف اوپر بیان کی جا چکی ہے۔ پس ایسے اکثر اسم جو ہندی مصدر سے بنے ہوں جیسے پکار، پھٹکار، پھنکار، جھنکار، پھسلن، دھڑکن، کھرچن، چھبن، بناوٹ، کھچاوٹ، نیلاہٹ، مہک، روک، چوک، جھلک، چمک، مٹھاس، کھٹاس، نکاس وغیرہ اردو میں مونث ہوں گے۔ ایک بات قابل غور ہے کہ ان الفاظ کے مذکر یا مونث ہونے میں ان کی ادائیگی کا بہت گہرا تعلق ہے، جسے اردو میں لفظ کا وزن کہا جاتا ہے۔ اب دیکھیے ایسے الفاظ جو برتاؤ، بچاؤ کے وزن پہ ہیں وہ مذکر ہیں جیسے بناؤ، لگاؤ، الٹاؤ، تاؤ، لداؤ وغیرہ۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں :

دیکھو! جس قدر انسان تبدیلی کرتا جاتا ہے، اسی قدر وہ ابدال کے زمرہ میں داخل ہوتا جاتا ہے۔ حقائق قرآنی نہیں کھلتے جب تک ابدال کے زمرہ میں داخل نہ ہو۔ لوگوں نے ابدال کے معنی سمجھنے میں غلطی کھائی ہے اور اپنے طور پر کچھ کا کچھ سمجھ لیا ہے۔ اصل یہ ہے کہ ابدال وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے اندر پاک تبدیلی کرتے ہیں اور اس تبدیلی کی وجہ سے ان کے قلب گناہ کی تاریکی اور زنگ سے صاف ہو جاتے ہیں۔ شیطان کی حکومت کا استیصال ہو کر اللہ تعالیٰ کا عرش ان کے دل پر ہوتا ہے۔ پھر وہ روح القدس سے قوت پاتے اور خدا تعالیٰ سے فیض پاتے ہیں۔ تم لوگوں کو میں بشارت دیتا ہوں کہ تم میں سے جو اپنے اندر تبدیلی کرے گا وہ ابدال ہے۔ انسان اگر خدا کی طرف قدم اٹھائے تو اللہ تعالیٰ کا فضل دوڑ کر اس کی دستگیری کرتا ہے۔ یہ سچی بات ہے اور میں تمھیں بتاتا ہوں کہ چالاکی سے علوم القرآن نہیں آتے۔ دماغی قوت اور ذہنی ترقی قرآنی علوم کو جذب کرنے کا اکیلا باعث نہیں ہو سکتا۔ اصل ذریعہ تقویٰ ہی ہے۔ متقی کا معلم خدا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبیوں پر امیت غالب ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 386 ایڈیشن 2016)

اقتباس کے مشکل الفاظ کے معنی

ابدال: بدل کی جمع، معنی خود کو بدلنے والا، روحانی ترقی کرنے والا

زمرہ: شمار میں آنا، کسی گروہ یا جماعت کا حصہ بن جانا۔

حقائق: حقیقت کی جمع، یعنی اصل بات، گہرے معنی۔

حقائق کھلنا: حقیقت کا علم ہونا۔ اصل علم حاصل ہونا۔

قلب: دل

تاریکی : اندھیرا

زنگ: پانی سے یا بعض کیمیکل سے لوہے کا گلنا اور خراب ہو جانا۔

استیصال: جڑ سے اکھیڑ دینا، مٹا دینا۔

فیض: فائدہ، نفع، برکت۔

بشارت دینا: خوشخبری سنانا۔

فضل: بخشش، عطا، احسان، دانائی، علم، دانش، زیادتی، افزونی، فضیلت۔

دستگیری کرنا: معاونت، مدد، حمائت، تعاون۔

معلم: استاد

امیت: غیر تعلیم یافتہ، ان پڑھ۔

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

از صفحہ 1

جاتا ہے۔ تو یہ سود ہی ہے جو ان کو اس مشکل میں گرفتار کئے ہوئے ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عمل کرنے والے ہوں تو بجائے یہ کہ نسلیں تک قرض کی زنجیروں میں جکڑیں اور پروان چڑھیں اور پھر آگے اگلی نسلوں کو ٹرانسفر کریں، بے چینی اور بے چارگی سے زندگی گزاریں وہ اس سے بچ سکتے ہیں۔ اور جب لوگوں کی یہ حالت ہوتی ہے، قرضوں میں جکڑے ہوتے ہیں تو پھر یہ کبھی نیک جذبات دوسروں کے لئے پیدا کرنے والے نہیں ہو سکتے خاص طور پر ان لوگوں کے لئے جن کے یہ مقروض ہوتے ہیں۔ پھر غریب ملکوں میں جن میں بہت سے مسلمان ممالک شامل ہیں مثلاً پاکستان ہے ویسے تو اسلام کا بہت نام ہے۔ لیکن ان کی بھی سودی نظام سے جان نہیں چھوٹ سکی۔ سود کا جو بھی نام رکھ لیں۔ بعض جگہ انہوں نے کچھ تبدیلیاں کی ہیں لیکن عملی صورت سود دینے کی ہی ہے۔ یہاں بھی امیر طبقہ جب بینکوں سے قرض لیتا ہے تو ادائیگی نہیں کرتا اور کچھ عرصے کے بعد وہ بڑی بڑی رقمیں معاف ہو جاتی ہیں۔ لیکن غریب طبقہ جو ہے وہ پستا چلا جاتا ہے، ساری سختیاں اسی پر ہو رہی ہوتی ہیں اور یہ باتیں پھر غریبوں میں بے چینی پیدا کرتی ہیں اور کسی طبقے کی بے چینی سے معاشرے میں سلامتی اور امن نہیں رہ سکتا۔ تو جیسا کہ مَیں نے شروع میں ذکر کیا تھا کہ پاکستان میں مہنگائی اس قدر ہے کہ غریب حقیقت میں پریشان ہے اور وہاں جو حالات ہیں اس وجہ سے امیر اور غریب کے فاصلے بڑھ رہے ہیں۔ جب یہ فاصلے بڑھتے ہیں تو پھر امن اور سلامتی کی ضمانت اس معاشرے میں نہیں دی جا سکتی۔ پس جہاں پاکستان کے احمدی اپنے ملک کے لئے دعا کریں وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ جو پاکستان سے باہر دنیا کے مختلف ممالک میں آباد ہیں کہ پاکستان کی سلامتی کے لئے دعا کریں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8 جون 2007)

قمر احمد ظفر۔ نمائندہ الفضل آن لائن جرمنی

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ مورخہ 22/ اکتوبر 2021ء

بصورت سوال و جواب

سوال: حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کن کے باہمی الجھاؤ کی بابت مزید تحقیقات کے بعد سامنے آنے والی باتوں کا بیان فرمایا؟

جواب: حضرت عبیداللہؓ بن عمر اور حضرت عثمانؓ

سوال: کس کتاب تاریخ کے مطابق حضرت عثمانؓ نے عُبیداللہؓ کو ہُرمزان کے بیٹے قمازبان کے سپرد کر دیا تھا کہ وہ اپنے باپ کے بدلہ میں قصاص کے طور پر قتل کر دے لیکن بیٹے نے معاف کر دیا؟

جواب: طبری

سوال: اِس شبہ کہ ’’قاتل کو سزا دینے کے لئے آیا! مقتول کے وارثوں کے سپرد کرنا چاہیئے جیسا کہ حضرت عثمانؓ نے کیا یا خود حکومت کو سزا دینی چاہیئے‘‘ کا ازالہ حضرت المصلح الموعودؓ نے کن الفاظ میں فرمایا ہے؟

جواب: سو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ معاملہ ایک جزوی معاملہ ہے اِس لئے اِس کو اسلام نے ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق عمل کرنے کے لئے چھوڑ دیا ہے، قوم اپنے تمدن اور حالات کے مطابق جس طریق کو زیادہ مفید دیکھے اختیار کر سکتی ہے اور اُس میں کوئی شک نہیں کہ یہ دونوں طریق ہی خاص خاص حالات میں مفید ہوتے ہیں۔

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہؓ کو اپنے حوالہ سے کن باتوں میں میانہ روی سے کام لینے کی تلقین فرمائی؟

جواب: کفن اور قبر

سوال: کون اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپؓ نے فرمایا! ’’تم لوگ امارت کے بارہ میں مجھ پر شک کرتے ہو، خدا کی قسم! مجھے تو یہ پسند ہے کہ مَیں اِس طرح نجات پا جاؤں کہ

لَا عَلَیَّ وَلَالِیَ

کہ نہ مجھ پر کچھ عذاب ہو اور نہ میرے لئے کچھ ثواب یا جزاء ہو۔‘‘

جواب: حضرت زیدؓ بن اسلم

سوال: بوقتِ وفات حضرت عمر فاروقؓ کے الحاح کا کیا عالم تھا؟

جواب: بار بار اُن کی آنکھیں پُر نم ہو جاتیں اور کہتے خُدایا! مَیں کسی انعام کا مستحق نہیں ہوں، مَیں تو صرف یہی چاہتا ہوں کہ سزا سے بچ جاؤں۔

سوال: حضرت عمر فاروقؓ نے غسل کے حوالہ سے کیا وصیّت فرمائی تھی؟

جواب: مجھے مِسک یعنی کستوری وغیرہ سے غسل نہ دینا۔

سوال: آپؓ کو کس نے غسل دیا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے۔

سوال: آپؓ کی نمازِ جنازہ کہاں ادا کی گئی؟

جواب: مسجد نبویؐ میں۔

سوال: آپؓ کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب: حضرت صہیب بن سنانؓ نے۔

سوال: حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ کو قبر میں اُتارنے کے لئے عثمانؓ بن عفّان، سعیدؓ بن زید، صُہیبؓ بن سِنان اور عبداللہؓ بن عمرؓ اُترے تھے، اِن کے علاوہ بھی کن کا نام آتا ہے؟

جواب: حضرت علیؓ بن ابی طالب، حضرت عبدالرّحمٰنؓ بن عوف، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص، حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ بن العوام

سوال: کن کا ارشادِ مبارک ہے؟ ’’صُلحاء کے پہلو میں دفن ہونا بھی ایک نعمت ہے، حضرت عمرؓ کے متعلق لکھا ہے کہ مرض الموت میں اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہلا بھیجا کہ آنحضرت ﷺ کے پہلو میں جو جگہ ہے اُنہیں دی جاوے، حضرت عائشہؓ نے ایثار سے کام لے کر وہ جگہ اُن کو دے دی تو فرمایا!

مَا بَقِیَ لِیْ ھَمٌّ بَعْدَ ذٰلِکَ

اِس کے بعد اب مجھے کوئی غم نہیں جبکہ مَیں آنحضرت ﷺ کے روزہ میں مدفون ہوں۔‘‘

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اِس ضمن میں مزید کیا ارشاد فرمایا ہے کہ ’’اللہ اکبر! اِن دونوں یعنی ابو بکرؓ و عمرؓ کے صدق وخلوص کی کیا بلند شان ہے، وہ دونوں ایسے مبارک مدفن میں دفن ہوئے کہ اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ زندہ ہوتے تو بصد رشک وہاں دفن ہونے کی تمنا کرتے۔‘‘؟

جواب: لیکن یہ مقام محض تمنا سے تو نہیں حاصل ہو سکتا اور نہ صرف خواہش سے عطاء کیا جا سکتا ہے بلکہ یہ تو بارگاہِ ربّ العزت کی طرف سے ایک ازلی رحمت ہے اور یہ رحمت صرف اُنہی لوگوں کی طرف رخ کرتی ہے جن کی طرف عنایتِ الٰہی ازل سے متوجہ ہو۔

سوال: حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صحیح مسلم اور ترمذی کی روایت کے مطابق حضرت عمر فاروقؓ کی عمر بوقتِ وفات کتنی بیان کی نیز اِس کی تائید میں کن کی روایت پیش فرمائی؟

جواب: 63 سال۔ حضرت انسؓ بن مالک کی روایت پیش فرمائی۔

سوال: حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بروفات حضرت عمر فاروقؓ کن صحابہ کرامؓ کے فرطِ جذبات بطورِ تاثرات بیان فرمائے؟

جواب: حضرت عبداللہؓ ابنِ عبّاسؓ، جعفرؓ بن محمد، ابو مخلدؒ، زیدؓ بن وھب، ابو وائلؒ، حضرت انسؓ بن مالک، حضرت عبداللہؓ بن سلام، حضرت سعیدؓ بن زید، حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ نیز حضرت حُذیفہؓ

سوال: کس نے فرمایا؟ ’’بخدا مَیں یہی سمجھتا تھا کہ اللہ آپؓ کو بھی آپؓ کے ساتھیوں کے ساتھ ہی رکھے گا۔۔۔ مَیں جانتا ہوں، نبی کریم ﷺ سے بہت دفعہ مَیں یہ سنا کرتا تھا، آپؐ فرمایا کرتے تھے۔

ذَھَبْتُ اَنَا وَ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ وَ دَخَلْتُ اَنَا وَ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ وَ خَرَجْتُ اَنَا وَ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ۔

مَیں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ گئے، مَیں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ داخل ہوئے، مَیں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ نکلے۔‘‘

جواب: حضرت علیؓ بن ابی طالب

سوال: حضرت عمرؓ کی وفات پر کن صحابیٔ رسول ﷺ نے اِن فرطِ جذبات کا اظہار فرمایا؟ ’’حضرت عمرؓ اسلام کے لئے حصنِ حصین (ایک مضبوط قلعہ) تھے، لوگ اِس میں داخل ہوتے اور باہر نہ نکلتے، جب آپؓ کی وفات ہوئی تو اِس قلعہ میں دراڑ پڑ گئی اور لوگ اسلام سے نکل رہے ہیں۔‘‘

جواب: حضرت عبداللہؓ بن مسعود

سوال: حضرت عمرؓ کی ازواج اور اولاد کے بارہ میں کیا بیان ہوا ہے؟

جواب: آپؓ کی مختلف وقتوں میں دس بیویاں تھیں جن میں سے 9 بیٹے اور 4 بیٹیاں ہوئیں، اِن میں سے ایک حضرت حفصہؓ ہیں جنہیں آنحضرت ﷺ کی زوجہ مطہرہ بننے کی سعادت ملی۔

سوال: کون حضرت عمر فاروقؓ کی تعریف میں لکھتا ہے کہ حضرت عمرؓ کی پرہیزگاری اور عاجزی حضرت ابو بکرؓ کی نیکیوں سے کم نہ تھی۔ آپؓ کے کھانے میں جَو کی روٹی اور کھجوریں ہی ہوتی تھیں، پانی آپؓ کا مشروب تھا، آپؓ نے لوگوں کو تبلیغ کی، اِس حال میں کہ آپؓ کا چوغہ بارہ جگہوں سے پھٹا ہؤا تھا، ایرانی گورنر جنہوں نے اِس فاتح کو خراجِ عقیدت پیش کیا اُنہوں نے آپؓ کو مسجدِ نبوی ﷺ کی سیڑھیوں پر فقیروں کے ساتھ سوتے دیکھا؟

جواب: مشہور مستشرق ایڈورڈ گبن

سوال: کس نے اپنی کتاب ’’تاریخ کی سَو با اثر شخصیات‘‘ میں پہلے نمبر پر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو لیا ہے، باونویں نمبر پر حضرت عمرؓ کا ذکر کیا ہے نیز لکھا ہے کہ آپؓ کو شارلیمان (Charlemagne) اور جولیئس سیزر جیسی مشہور شخصیات سے بلند تر مرتبہ دیا جائے؟

جواب: مائیکل ایچ ہارٹ

سوال: پروفیسر فلپ کے Hitti اپنی کس کتاب میں حضرت عمر فاروقؓ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ در حقیقت عمرؓ جن کا نام مسلم روایات کے مطابق ابتدائے اسلام میں محمد ﷺ کے بعد سب سے عظیم تھا۔۔۔ آپؓ کا بلند و بالا کردار تمام باضمیر جانشینوں کے لئے پیروی کا نمونہ بن گیا؟

جواب: History of the Arabs

سوال: حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ سے قبل مرحومین کا تذکرۂ خیر کرتے ہوئے کن کے متعلق ارشاد فرمایا؟ ’’مجھ سے۔۔۔ مختلف رشتے تھے۔۔۔ لیکن کہتی ہیں کہ اِن سب رشتوں کے باوجود مَیں بس خلیفۂ وقت کی، اِن کی تابعدار ہوں اور یہ صرف باتیں نہیں ہیں بلکہ واقعی اُنہوں نے اِس تعلق کو، خلافت کے ساتھ جو تعلق ہے، اُس کو وفا کے ساتھ نبھایا۔‘‘

جواب: مکرمہ صاحبزادی آصفہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ؛ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی نواسی اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ اور نواب محمد علی خان صاحبؓ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں۔

مولانا عطاء المجیب راشد۔امام مسجد فضل لندن

حاصل مطالعہ

قسط 09

ارشاد نبویؐ

حضرت ابوایوبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا گر بتایئے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز باجماعت پڑھو، زکوٰۃ دو اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور حُسن سلوک کرو۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان الذی یدخلہ بہ الجنۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں۔ مگر تین عمل ختم نہیں ہوتے۔ اوّل صدقہ جاریہ۔ دوسرے ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ تیسرے ایسی نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

(مسلم کتاب الوصیۃ باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ)

دُعاؤں میں جوش

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"قبولیتِ دعا کیلئے ضرور ہے کہ اس میں ایک جوش ہو کیونکہ جس دعا میں جوش نہ ہو وہ صرف لفظی بڑبڑ ہے حقیقی دعا نہیں۔ مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ دعا میں جوش پیدا ہونا ہر یک وقت انسان کے اختیار میں نہیں بلکہ انسان کیلئے اشد ضرورت ہے کہ دعا کرنے کے وقت جو اُمور دلی جوش کے محرک ہیں وہ اُس کے خیال میں حاضر ہوں اور یہ بات ہر ایک عاقل پر روشن ہے کہ دلی جوش پیدا کرنے والی صرف دو ہی چیزیں ہیں۔ ایک خدا کو کامل اور قادر اور جامع صفاتِ کاملہ خیال کر کے اس کی رحمتوں اور کرموں کو ابتداء سے انتہاء تک اپنے وجود اور بقا کے لئے ضروری دیکھنا اور تمام فیوض کا مبدء اسی کو خیال کرنا۔ دوسرے اپنے تئیں اور اپنے تمام ہم جنسوں کو عاجز اور مفلس اور خدا کی مدد کا محتاج یقین کرنا یہی دو اَمر ہیں جن سے دعاؤں میں جوش پیدا ہوتا ہے۔"

(روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ 568 تا569 حاشیہ)

مسجد تم کو مل جائے

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ایک دفعہ کپور تھلہ کے احمدیوں اور غیر احمدیوں کو وہاں کی ایک مسجد کے متعلق مقدمہ ہو گیا جس جج کے پاس یہ مقدمہ تھا اُس نے مخالفانہ رویّہ اختیار شروع کر دیا۔ اس پر کپور تھلہ کی جماعت نے گھبرا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دعا کے لیے خط لکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس کے جواب میں انہیں تحریر فرمایا کہ اگر میں سچا ہوں تو مسجد تم کو مل جائے گی۔ مگر دوسری طرف جج نے اپنی مخالفت بدستور جاری رکھی اور آخر اس نے احمدیوں کے خلاف فیصلہ لکھ دیا۔ مگر دوسرے دن جب وہ فیصلہ سنانے کے لیے عدالت میں جانے کی تیاری کرنے لگا تو اُس نے نوکر سے کہا۔ مجھے بوٹ پہنا دو۔ نوکر نے ایک بوٹ پہنایا اور دوسرا بھی پہنا ہی رہا تھا کہ کھٹ کی آواز آئی۔ اُس نے اوپر دیکھا تو جج کا ہارٹ فیل ہو چکا تھا۔ اُس کے مرنے کے بعد دوسرے جج کو مقرر کیا گیا اور اُس نے پہلے فیصلہ کو بدل کر ہماری جماعت کے حق میں فیصلہ کر دیا جو دوستوں کے لیے ایک بہت بڑا نشان ثابت ہوا۔ اور اُن کے ایمان آسمان تک جا پہنچے"۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 27 تا 28)

دِلربا راحت بخش کتاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:

"میں نے دنیا کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں اور بہت ہی پڑھی ہیں مگر ایسی کتاب دنیا کی دِلربا راحت بخش، لذّت دینے والی، جس کا نتیجہ دکھ نہ ہو نہیں دیکھی۔ جس کو بار بار پڑھتے ہوئے، مطالعہ کرتے ہوئے اور اس پر فکر کرنے سے جی نہ اکتائے، طبیعت نہ بھر جائے اور یا بدخُو دل اکتا جائے اور اسے چھوڑنہ دینا پڑا ہو۔ مَیں پھر تم کو یقین دلاتا ہوں کہ میری عمر، میری مطالعہ پسند طبیعت، کتابوں کا شوق اس امر کو ایک بصیرت اور کافی تجربہ کی بناپر کہنے کے لئے جرأت دلاتے ہیں کہ ہرگز ہرگز کوئی کتاب ایسی موجود نہیں ہے۔ اگر ہے تو وہ ایک ہی کتاب ہے۔ وہ کونسی کتاب؟

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

کیا پیارا نام ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کے سوا کوئی ایسی کتاب نہیں ہے کہ اس کو جتنی بار پڑھو جس قدر پڑھو اور جتنا اس پر غور کرو اسی قدر لطف اور راحت بڑھتی جاوے گی۔ طبیعت اکتانے کے بجائے چاہے گی اَور وقت اس پر صرف کرو۔ عمل کرنے کے لئے کم از کم جوش پیدا ہوتا ہے اور دل میں ایمان، یقین اور عرفان کی لہریں اُٹھتی ہیں۔"

(حقائق الفرقان جلد اوّل صفحہ 34)

مولا کریم مجھے اطلاع فرما

حضرت مولوی فضل الٰہی صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں:

بندہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے لئے ماہ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف کے ایام میں بہت دعائے استخارہ کی اور دعا میں یہ درخواست تھی کہ مولا کریم مجھے اطلاع فرما کہ جس حالت میں اب میں ہوں یہ درست ہے یا نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ ہے وہ درست ہے؟ اس پر مجھے دکھلایا گیا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں لیکن رخ قبلہ کی طرف نہیں ہے اور سورج کی روشنی بوجہ کسوف کے بہت کم ہے۔ جس سے تفہیم ہوئی کہ تمہاری موجودہ حالت کا نقشہ ہے۔ دوسرے روز بعد نماز عشاء پھر رو رو کر بہت دعا کی تو حضرت مسیح موعودؑ نے خواب میں فرمایا کہ اصل دعا کا وقت جوف اللیل کے بعد کا ہوتا ہے۔ جس طرح بچہ کے رونے پر والدہ کے پستان میں دودھ آجاتا ہے اسی طرح پچھلی رات گریہ وزاری خدا کے حضور کرنے سے خدا کا رحم قریب آجاتا ہے۔ اس کے بعد بندہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی غلامی اختیار کرلی۔

(رجسٹر روایات نمبر 12 صفحہ 322 تا 323)

غریب کی دلجوئی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مع خدام گول کمرہ میں کھانا کھا رہے تھے۔ ایک شخص درمیان میں ایسا تھا کہ اس کے کپڑے بالکل میلے اور پھٹے ہوئے تھے۔ ایک امیر اور خوش پوش نے اسے ذرا کہنی سے دبایا کہ پیچھے رہو۔ پھر کھا لینا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر پڑ گئی۔ آپ نے کھڑے ہو کر تقریر فرمائی کہ "ہماری جماعت غرباء کی جماعت ہے اور ہر مامور کی جماعت غرباء سے ترقی کرتی رہی ہے۔ اگر کسی ذی مقدرت دوست کو کوئی غریب بُرا معلوم ہو یا اس سے نفرت آوے تو اسے چاہیے خود الگ ہو جائے"

(الفضل 23 اپریل 1998)

لمبی عمر پانے کا نسخہ

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دوسروں کے لیے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کو نفع پہنچاتے ہیں اور مفید وجود ہوتے ہیں اُن کی عمر دراز ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا وَ اَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ (ترجمہ) اور جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہوتی ہے وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے (الرعد:۱۸) اور دوسری قسم کی ہمدردیاں چونکہ محدود ہیں اس لیے خصوصیت کے ساتھ جو خیر جاری قرار دی جاسکتی ہے وہ یہی دعا کی خیر جاری ہے۔ جب کہ خیر کا نفع کثرت سے ہے تو اس آیت کا فائدہ ہم سب سے زیادہ دعا کے ساتھ اُٹھا سکتے ہیں اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ جو دنیا میں خیر کا موجب ہوتا ہے اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور جو شر کا موجب ہوتا ہے وہ جلدی اُٹھا لیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں شیر سنگھ چڑیوں کو زندہ پکڑ کر آگ پر رکھا کرتا تھا۔ وہ دو برس کے اندر ہی مارا گیا۔ پس انسان کو لازم ہے کہ وہ خَیْرُالنَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ بننے کے واسطے سوچتا رہے اور مطالعہ کرتا رہے۔ جیسے طبابت میں حیلہ کام آتا ہے۔ اس طرح نفع رسانی اور خیر میں بھی حیلہ ہی کام دیتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ انسان ہر وقت اس تاک اور فکر میں لگا رہے کہ کس راہ سے دوسرے کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 353)

دلوں کی حالت پاکیزہ بناؤ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضور انور نے فرمایا کہ پاکیزگی صرف ظاہری عبادتوں سے نہیں ہے بلکہ دلوں کی حالت پاکیزہ بنانے سے ہے اور دلوں کی پاکیزگی عبادتوں کے ساتھ ساتھ بندوں کے حقوق ادا کرنے سے بھی ہوتی ہے۔ پس امراء کا غریبوں کے حقوق ادا کرتے ہوئے ان کیلئے مالی قربانیاں دینا انہیں پاک کرنے کا باعث بناتا ہے۔

(روزنامہ الفضل 29 جنوری 2008)

مدثر ظفر

سو لفظوں کی کہانی

مائیکرو فکشن رائٹنگ، انگریزی طرز تحریر کی ایک دلچسپ اور منفرد صنف

سو لفظوں کی کہانی تحریر کی ایک ایسی صنف ہے جس میں پورے سو الفاظ میں تحریر لکھی جائے انگریزی طرز تحریر Drabble سے ماخوذ ہے۔اس کا بنیادی مقصد اختصار کے ساتھ اپنے مدعا کو دلچسپ اور معنی خیز انداز میں بیان کرنا ہے۔ تحریر افسانوی، رومانوی، مذاحیہ اور تجسس سمیت کسی بھی معروف صنف میں ہوسکتی ہے۔ڈریبل کا خیال سب سے پہلے Monty Python کی کتاب Big Red میں ملتا ہے جو 1971ء میں شائع ہوئی۔ مونٹی ایک برطانوی کامیڈین اور مصنف تھے۔انہوں نے ریڈیو اور ٹی وی پر بھی کام کیا۔اپنی کتاب Big Red میں انہوں نے wordgame کا ذکر کیا جس میں شاملین کو پہلے سے دیے گئے عنوانات کے تحت سو الفاظ میں ایک تحریر لکھنا تھی۔جو بھی مقررہ وقت میں تحریر لکھ لیتا فاتح قرار پاتا۔مختصر طرز تحریر کی اس صنف کے جد امجد ایک فرانسیسی مصنف Felix Fenon کو بھی مانا جاتا ہے جو اپنے تین سطری افسانوں کی وجہ سے مشہور تھے۔

Wilfrid Laurier University کی انتظامیہ نے 2011ء میں یونیورسٹی کی صد سالہ تقریبات میں Words Centennial 100 Drabble Contest کے نام سے 100 الفاظ پر مشتمل مختصر تحریر لکھنے کا مقابلہ منعقد کروایا۔مقابلہ کے شرکاء کسی بھی موضوع پر تحریر لکھ سکتے تھے۔اسی طرح مائیکرو فکشن جس میں پورے 55 الفاظ میں تحریر لکھی جاتی تھی۔نیز بیس، تیس اور اسی الفاظ میں بھی لوگوں نے فلیش فکشن لکھنے میں طبع آزمائی کی لیکن ڈریبل کو اس میں منفرد مقام حاصل ہے۔مائیکرو فکشن میں اتنی شہرت کسی اور طرز تحریر کے حصے میں نہیں آئی۔300 اور اس سے کم الفاظ پر مشتمل تحریر مائیکرو فکشن شمار ہوتی ہے۔کم سے کم کی کوئی قید نہیں ایک مائیکرو فکشن کہانی چند الفاظ پر بھی مشتمل ہوسکتی ہے۔

برصغیر پاک وہند میں اردو میں اس صنف کو متعارف کروانے کا سہرا روزنامہ جنگ اور جیو نیوز سے وابستہ صحافی اور مصنف مبشر علی زیدی کے سر ہے۔سلاست وروانی ان کی تحریر کا خاصہ ہے۔روزنامہ جنگ میں ان کی 1500 سے زائد کہانیاں شائع ہوئیں۔سو لفظوں کی کہانیوں کا ایک مجموعہ بعنوان ''نمک پارے'' بھی شائع شدہ ہے۔اپنی کہانیوں کے بارے میں وہ لکھتے ہیں ''یہ اتنی مختصر نہیں ہوتیں کہ تشنگی سے تڑپتا چھوڑ دیں، اتنی طویل بھی نہیں ہوتیں کہ سیراب کر دیں۔صرف ایک گھونٹ پانی ملتا ہے، کچھ پیاس رہ جاتی ہے۔سو لفظوں کی کہانیاں لکھنے کا آغاز 80 کی دہائی میں برطانیہ میں ہوا۔یہ کام کھیل کھیل میں شروع ہوا۔اب نہایت سنجیدگی سے کیا جارہا ہے اور مغرب میں مقبول ہوتا جارہا ہے۔مقبول ہونے کی وجہ سب جانتے ہیں۔اس عہد میں لوگوں کے پاس فرصت کم ہے۔کچھ فرصت ہے تو وہ ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ کی نذر ہو جاتی ہے۔ناول اور طویل کہانیوں کے قاری کم ہوگئے ہیں۔ان حالات میں سو پچاس لفظوں کی کہانیاں بہت کشش رکھتی ہیں۔آپ سفر کر رہے ہوں، کہیں کسی کا انتظار کر رہے ہوں، فلم کا انٹرویل ہو، ٹی وی کے ڈرامے کا وقفہ ہو، کرکٹ میچ میں بارش ہو جائے، کہیں بھی آپ کو چند منٹ مل جائیں۔ایک کہانی شروع کریں اور وہ آپ کی کولڈ ڈرنک ختم ہونے سے پہلے ختم ہو جائے گی۔ان کہانیوں کے لکھنے کا جواز یہ ہے کہ ان کی وجہ سے قاری کے پاس کہانی نہ پڑھنے کا جواز کوئی نہیں۔''

مبشر زیدی کی ایک کہانی بعنوان ''دامن'' الفضل کے قارئین کی نذر۔

''میں رنگ ساز ہوں۔کپڑوں اور جھنڈوں کے رنگ بدل دیتا ہوں۔چند دن پہلے ایک صاحب آئے۔

کہنے لگے۔ میری قمیص رنگ دو گے بھائی؟

میں نے کہا۔کیوں نہیں۔کون سے رنگ میں رنگوانی ہے؟

بولے۔پہلے میں گلابی پارٹی میں تھا۔اب آسمانی پارٹی میں چلا گیا ہوں۔بس نئی پارٹی کے رنگ میں رنگ دو۔

میں نے دو دن بعد بلایا۔وہ آئے تو قمیص دیکھ کر خوش ہونے کے بجائے خفا ہوگئے۔''اس پر دھبے تو ویسے ہی لگے ہوئے ہیں۔''

میں نے کہا۔بھائی میاں۔رنگ بدلنے سے دامن پر لگے دھبے صاف نہیں ہوتے۔''

اخبارات کے علاوہ معاصر اردو بلاگنگ ویب سائیٹ بھی سو لفظوں کی کہانیاں شائع کرتی ہیں جن میں مکالمہ ڈاٹ کام سرفہرست ہے۔اس پر خاکسار کی 50 سے زائد سو لفظوں کی کہانیاں شائع ہو چکی ہیں۔انہی میں سے ایک کہانی بعنوان ''تصویر'' قارئین الفضل کی نذر۔

''گرد سے اٹا چہرہ۔تیکھے دلکش نقوش۔

بڑی مگر ویران آنکھیں۔

خشک ہونٹ ستواں ناک ڈھنپے ہوئے عارض۔

اس کے وجود پر فاقوں نے ڈیرے ڈالے تھے۔

سگنل پر رک کر میں نے مختلف زاویوں سے اس کی کئی تصاویر بنائیں۔

عالمی مقابلہ فوٹوگرافی کے لیے یہ بہترین انتخاب تھا۔

میری تصویر کو عالمی سطح پر سراہا گیا۔

سال کی بہترین تصویر قرار پائی۔

انعام کے ساتھ بھاری معاوضہ ملا۔

کچھ دن بعد اخبار گردی کرتے خبر پر نظر پڑی۔

اسی گداگر لڑکی کی تصویر کے ساتھ خبر تھی۔

''فاقوں سے تنگ ماں نے بچے سمیت خودکشی کر لی''۔

اسی طرح عزیزم ذیشان محمود (سیرالیون) کی بھی سو لفظی تحریرات مکالمہ پر شائع ہوتی رہی ہیں اور اب تک 30 کہانیاں شائع ہو چکی ہیں۔ان کی ایک کہانی بعنوان ''دوا'' قارئین الفضل کے لیے۔

جی ڈاکٹر صاحب! اس کے منہ سے بس یہ ہی نکل سکا۔

آپ اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ پھل، یخنی اور نرم غذا کھائیں۔

جی ڈاکٹر صاحب!

کھانسی مزید بڑھتی جارہی ہے۔یہ دوا تبدیل کر رہا ہوں لازمی لیں۔

جی ٹھیک جناب! بھائی یہ دوا کتنے کی ہے؟

450 روپے کی۔

اس نے جیب سے پیسے نکال کر گنے تو اسے بیوی کی بات یاد آئی کہ واپسی پر گھی، چینی، پیاز اور آلو لیتے آنا۔

پھر ہمیشہ کی طرح وہ میڈیکل سٹور چھوڑ کر سبزی کی ریڑھی کی طرف بڑھ گیا''

متنوع موضوعات کو سو لفظوں تک محدود رکھتے ہوئے تحریر کو اس طرح ترتیب دینا کہ وہ قاری پر نفس مضمون کو واضح کرنے کے ساتھ دلچسپ اور معنی خیز بھی ہو ایک مشکل امر ہے۔ہر مصنف اپنے انداز سے لکھتا ہے، سو لفظوں کی قید میں رہتے ہوئے لکھاری کے پاس چونکہ زیادہ آپشن نہیں ہوتے اس لیے ایسے الفاظ کا انتخاب کیا جاتا ہے جو بامعنی ہوں۔بالخصوص آخری سطور میں مضمون کو سمیٹ کر تحریر کا اختتام پنچ لائن کے ساتھ افسانوی انداز میں کیا جاتا ہے۔ایسا اختتام جو قاری کو کہانی دوبارہ پڑھنے پر مجبور کر دے۔مائیکرو فکشن کا اختصار ہی اس کی خوبصورتی ہے اس میں نا تو زیادہ کردار شامل کیے جاسکتے ہیں نہ کردار تعمیر کیے جاسکتے ہیں۔نو آموز لکھاریوں کو اس صنف میں بھی طبع آزمائی کرنی چاہیے۔

گھر سے باہر جانے کی دعا

حضرت اُم سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ

(سنن ابی داؤد۔ابواب النوم۔باب مایقول إذا خرج من بیعتہ، حدیث نمبر 4905)

(ترجمہ) اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہوں یا گمراہ کیا جاؤں، یا لغزش کھاؤں یا پھسلایا جاؤں اور اس بات سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی دوسرا مجھ پر ظلم کرے یا جہالت برتوں یا میرے ساتھ جہالت برتی جائے۔

رپورٹ: احمد عدنان ہاشمی ۔ نمائندہ الفضل آن لائن، کینیا

ٹی وی اور ریڈیو پروگرامز ویسٹرن ریجن، کینیا

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے گذشتہ چند سالوں سے اللہ تعالیٰ کے خاص فضل واحسان سے جماعتِ احمدیہ ویسٹرن ریجن کو مکرم و محترم ڈاکٹر اقبال حسین صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال، شیانڈا کے مسلسل تعاون سے ریجنل لیول پہ ریڈیو اور ٹی وی پروگرامز کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذلک

یہ پروگرامز احمدیہ مسلم ہسپتال، شیانڈا کے تعاون سے اپریل 2017ء میں شروع ہوئے۔ پہلا ریڈیو پروگرام مؤرخہ 7 اپریل، 2017ء بروز جمعۃ المبارک شام ساڑھے سات بجے Nyota FM (نیوٹا ایف ایم) ریڈیو چینل پر سواحیلی زبان میں آن ائیر ہوا۔ اس پروگرام کا دورانیہ آدھ گھنٹا تھا۔

پہلا ٹی وی پروگرام مؤرخہ 8 ستمبر، 2018ء بروز ہفتہ صبح ساڑھے چھ بجے Nyota TV (نیوٹا ٹی وی) پر سواحیلی زبان میں آدھے گھنٹے کا آن ائیر ہوا۔ اس پروگرام کا نام Nyota Asubuhi یعنی صبح نیوٹا کے ساتھ تھا۔ اس میں ٹاک شو کے رنگ میں اس عاجز نے چند سوالات کے جوابات دیے جنکے ذریعہ جماعت کا تعارف ہوا اور دیگر معروضی حالات پہ جماعتی مؤقف پیش کرنے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام کے Presenter Mr. Joe Hakonga Junior تھے۔ یہ پروگرام لائیو یعنی براہِ راست نشر ہوا۔

اسی طرح حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ریکارڈ شدہ خطبہ سواحیلی زبان میں ترجمہ کے ساتھ MTA International کا تیار کردہ پہلی بار TV Magharibi پہ مؤرخہ 3 اپریل 2020ء بروز جمعۃ المبارک دوپہر ڈیڑھ بجے آن ائیر ہوا۔

اس وقت تک بفضلِ تعالیٰ ویسٹرن ریجن کینیا میں مندرجہ ذیل ٹی وی، اور ریڈیو چینلز پہ جماعتی پروگرامز آن ائیر ہو چکے ہیں۔ اس حوالہ سے یاد رہے کہ یہ سب چینلز پرائیوٹ ہیں۔ ان میں سے بعض چینلز پر احمدیہ مسلم ہسپتال، شیانڈا کی سپانسر شپ سے یہ پروگرامز آن ائیر ہوتے ہیں اور بعض چینلز پہ (ان تعلقات کی وجہ سے جو مسلسل پروگرامز کرنے کے باعث پیدا ہوئے ہیں) محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مفت پروگرامز آن ائر ہوتے ہیں:

ریڈیو چینلز: Nyota FM نیوٹا ایف ایم، Radio Mukwano ریڈیو مکوانو (یہ چینل اب بند ہو چکا ہے)، Sasa Radio ساسا ریڈیو، Tandaza FM ٹنڈازا ایف ایم، Lubao FM لوباؤ ایف ایم

یہ سارے چینلز Bungoma County (بنگوما) کے ہیڈ کوارٹر Bungoma City (بنگوما) میں موجود ہیں، سوائے Lubao FM (لوباؤ ایف ایم) کے جو Kakamega County (کاکامیگا) کے ہیڈ کوارٹر Kakamega City (کاکامیگا) کے قریب Lubao (لوباؤ) میں واقعہ ہے۔

ٹی وی چینلز: TV Magharibi (ٹی وی مغربی)، Nyota TV (نیوٹا ٹی وی)۔

نوٹ: یہ دونوں چینلز Bungoma County (بنگوما) کے ہیڈ کوارٹر Bungoma City (بنگوما) میں واقعہ ہیں۔

پروگرامز کرنے والی ٹیمیں: اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے یہ پروگرام ویسٹرن ریجن اے اور ویسٹرن ریجن بی کی دو ٹیمیں تیار کرتی ہیں۔

ویسٹرن ریجن اے: احمد عدنان ہاشمی، مبلغ سلسلہ، ویسٹرن ریجن اے، مکرم و محترم محمد مولیدی صاحب، معلم سلسلہ، شیانڈا جماعت، مکرم و محترم صدام رجب صاحب، مبلغ سلسلہ

ویسٹرن ریجن بی: مکرم و محترم عیدی ابواؤ صاحب، مبلغ سلسلہ، ویسٹرن ریجن بی، مکرم و محترم عیدی ماکوہا صاحب، معلم سلسلہ، ساماہا جماعت

ریڈیو پروگرامز کی اقسام: اس وقت بفضلہ تعالیٰ تین قسم کے پروگرامز چار 4 ریجنل ریڈیو سٹیشنز پہ آن ائیر ہو رہے ہیں۔

الف) پہلی قسم ریکارڈ شدہ پروگرامز کی ہے جس میں آجکل مخالفوں کی طرف سے ایک تفصیلی پروگرام کیا گیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعتِ احمدیہ کے خلاف عام اعتراضات اور وہ اعتراضات بھی جو عموماً پاکستان میں کئے جاتے ہیں سواحیلی زبان میں کئے گئے۔ اور کافی ہرزہ سرائی کی گئی۔ اب ان سب اعتراضات کا سواحیلی زبان میں جوابات تیار کئے جا رہے ہیں۔ جسکے لئے جماعتی ویب سائٹس سے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاءِ احمدیت کی تحریرات سے سکرپٹ تیار کر کے جوابات دیے جا رہے ہیں۔ اب تک اس نوعیت کے 11 پروگرامز آن ائیر ہو چکے ہیں۔ ساتھ ہی ان پروگرامز کی ویڈیو بھی تیار کرلی جاتی ہے جو سوشل ویب سائٹس (یوٹیوب، وٹس ایپ، اور فیس بک) پر جماعتی اکاؤنٹس پر اپ لوڈ کر دی جاتی ہیں۔ اس عاجز کو یہ سکرپٹ تیار کرنے کی توفیق ملتی ہے، اس حوالہ سے مکرم و محترم عیدی ابواؤ صاحب، مبلغ سلسلہ، ویسٹرن ریجن بی نے بھی مدد کی توفیق پائی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

اسکے علاوہ انہی ریکارڈ شدہ پروگرامز کی لئے اس سے قبل مندرجہ ذیل کتبِ سلسلہ اور لٹریچر تھوڑا تھوڑا کر کے سواحیلی زبان میں آن ائیر ہو چکے ہیں:

جماعتی تعارفی اور اسلام کی امن کی تعلیمات پہ مبنی پمفلٹس، کشتی نوح (مکمل)، اسوہِ رسول ﷺ اور خاکوں کی حقیقت (مکمل)، عالمی بحران اور امن کی راہ (مکمل)، True Justice & Peace (مکمل)، رمضان کے روزے (مکمل)، نبی پاک ﷺ بائیبل میں (مکمل)، اسلام اور عصر حاضر کے مسائل کا حل (اس کتاب کے بعض حصے)، حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات اور سفر کشمیر۔ اسکے علاوہ دیگر موضوعات مثلاً عورتوں کے حقوق، حجاب کی حکمت، شراب خوری قمار بازی کے نقصانات، دہشت گردی وغیرہ موضوعات پر بھی پروگرامز سواحیلی زبان میں ہو چکے ہیں۔ ریڈیو پروگرامز کے سوالات اور حصوں کی تقسیم مکرم و محترم عیدی ماکوہا صاحب معلم سلسلہ (ساماہا جماعت) بہت محنت سے تیار کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں معلم صاحب کو بہت نمایاں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

فجزاہ اللہ احسن الجزاء

ب) دوسری قسم لائیو پروگرامز کی ہے جو اس سال سے شروع کی ہے، اس حوالہ سے خاکسار ہمارے ہمسایہ ریجن کے مبلغ سلسلہ مکرم و محترم عیدی ابواؤ صاحب، ویسٹرن ریجن بی اور مکرم و محترم عیدی ماکوہا صاحب، معلم سلسلہ، ساماہا جماعت کا خاص کر مشکور ہے کہ انہوں نے بہت سارے پروگرامز اب لائیو (براہِ راست) کرنے شروع کر دیے ہیں جن میں جماعتی پمفلٹس کے علاوہ مندرجہ ذیل کتبِ سلسلہ براہِ راست آن ائیر ہو رہی ہیں: مسیح ہندوستان میں، کفارہِ مسیح، دعوۃ الامیر، نیز Uongofu Wa Tafsiri، اسکے علاوہ ایک چینل پہ تعلیماتِ دینیہ پہ اسلام اور عیسائیت کا موازنہ بھی پیش کیا جاتا ہے نیز حالاتِ حاضرہ پہ جماعتی مؤقف پیش کیا جاتا ہے۔

ج) اس کے علاوہ خبروں میں بھی جماعتی سرگرمیوں کی رپورٹ یا حالاتِ حاضرہ پہ جماعتی مؤقف وقتاً فوقتاً آن ائیر ہوتا رہتا ہے۔

تعداد پروگرامز اور انکا کورج ایریا: سنہ 2017ء سے لے کر اکتوبر 2021ء تک بفضلہ تعالیٰ 5 پانچ ریڈیو چینلز پہ کل 287 پروگرامز آن ائیر ہو چکے ہیں جن پہ 160 گھنٹے صرف ہوئے۔ ان پروگرامز کے ذریعہ چھ کاؤنٹیز

(1.Kakamega, 2.Bungoma, 3.Busia, 4.Siaya, 5.Trans Nzoia, And 6. West Pokot Counties)

کے علاوہ یوگینڈا کے بارڈر کے علاقہ جات کے 5.5 ملین آبادی کو پیغام پہنچ رہا ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذلک

ٹی وی پروگرامز کی اقسام: ٹی وی پروگرامز کے بھی تین حصہ ہیں، جو بفضلہ تعالیٰ 2 ریجنل ٹی وی چینلز پہ آن ائیر ہو رہے ہیں:

الف) پہلا حصہ حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ریکارڈ شدہ خطبات جمعہ سواحیلی زبان میں ترجمہ کے ساتھ MTA International کے تیار کردہ ہیں، جو TV Magharibi پہ آن ائیر ہوتے ہیں۔

ب) دوسرا حصہ وہ لائیو یا براہِ راست صبح کے ٹاک شوز ہیں جس میں اس عاجز نیز مکرم و محترم عیدی ابواؤ صاحب، مبلغ سلسلہ، ویسٹرن ریجن بی کو مدعو کیا جاتا ہے۔ ان پروگرامز میں حالاتِ حاضرہ میں جن معاملات کا تعلق مذہبی، اخلاقی، معاشی اور معاشرتی سے ہو ان پہ جماعتی مؤقف لیا جاتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاءِ احمدیت کی تعلیمات وارشادات کی روشنی میں جوابات دیے جاتے ہیں۔

ج) اس کے علاوہ خبروں میں بھی جماعتی سرگرمیوں کی رپورٹ کبھی کبھار آن ائیر ہو جاتی ہے۔

تعداد پروگرامز اور انکا کورج ایریا: ستمبر 2018ء سے لے کر اکتوبر 2021ء تک بفضلہ تعالیٰ 2 دو ٹی وی چینلز پہ کل 104 پروگرامز آن ائیر ہو چکے ہیں جن پہ 75 گھنٹے صرف ہوئے۔ ان پروگرامز کے ذریعہ چھ کاؤنٹیز

(1.Kakamega, 2.Bungoma, 3.Busia, 4.Siaya, 5.Trans Nzoia, And 6. West Pokot Counties)

کے علاوہ یوگینڈا کے بارڈر کے علاقہ جات کے 5.5 ملین آبادی کو پیغام پہنچ رہا ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذلک

رپورٹ: حافظ مصور احمد مزمل۔ نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن سینیگال

نیشنل اجتماع مجلس انصاراللہ سینیگال 2021

محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی میں جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیمیں اپنے آپ کو جماعت کا فعال حصہ بنانے کے لئے مسلسل اپنی تعلیمی وتربیتی سرگرمیاں منعقد کرتی رہتی ہیں۔ اور اس طرح جماعت کا ہر عضو علمی و عملی لحاظ سے مستعد رہتا ہے۔ اس سلسلہ میں مجلس انصاراللہ سینیگال کو مورخہ 29،30 اکتوبر 2021ء کو ریجن تانباکنڈا میں اپنا نیشنل اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ چنانچہ مقررہ تواریخ سے ایک ماہ قبل ہی ریجنل سطح پر ریجنل زعیم انصاراللہ مکرم سالف والی صاحب اور لوکل معلم مکرم بدرا سار صاحب کی سرکردگی میں ایک کمیٹی قائم کی۔ اور ان کی میٹنگ کرکے کامیاب انتظامات کے لئے متعلقہ امور تفویض کئے۔ اس طرح ایک ماہ میں دو مرتبہ میٹنگ کر کے متعلقہ انتظامات کا جائزہ لیا گیا۔

مورخہ 28 اکتوبر بروز جمعرات کو ہی مجلس انصاراللہ کے ممبران دیگر ریجنز مثلاً Dakar(465km) اور Zinginchour(435 , اور Theis(380Km) اور Kolda(233km) سے آنا شروع ہو گئے تھے۔

مورخہ 29 اکتوبر 2021 کو مکرم ناصر احمد سدھو صاحب امیر صاحب سینیگال نے خطبہ جمعہ کے ذریعہ ریجن میں تعمیر ہونے والی نئی مسجد کا افتتاح کیا۔

بعد ازاں تلاوت قرآن کریم، عہد انصار اللہ اور قصیدہ کے بعد مکرم مالک گئی صاحب صدر انصار اللہ سینیگال نے افتتاحی تقریر کے ذریعہ اجتماع کا آغاز کیا۔ جس میں انہوں نے نیشنل اجتماع انصار اللہ یوکے 2014ء سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب سے عہد انصاراللہ اور اس کی ذمہ داریاں کے متعلق اقتباسات بیان کئے۔ اس کے بعد انصار کے مابین 8 ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ جن میں رسہ کشی، ثابت قدمی، 100 میٹر دوڑ، فٹ بال اور دیگر مقابلہ جات شامل ہیں۔

رات کو بعد از مغرب و عشاء انصار کے مابین علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ جن میں تلاوت، حفظ قرآن، دینی معلومات وغیرہ شامل ہیں۔ اگلے دن بروز ہفتہ رہ جانے والے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اور اس کے بعد ایک طویل مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی۔

بعد ازاں مکرم مالک گئی صاحب صدر مجلس انصار اللہ سینیگال نے نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے۔ اختتامی تقریب کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں پر تکلف کھانا پیش کیا گیا۔ جس کے بعد تمام انصار اپنے گھروں کی طرف روانہ ہو گئے۔

شعبہ رجسٹریشن کے مطابق انصار کی تعداد 231 رہی اور دیگر معاونین خدام کو ملا کر کل تعداد 270 سے زائد رہی۔ الحمدللہ علی ذلک

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو انصار کی تربیتی و تعلیمی صلاحیتوں کو بڑھانے کا موجب بنائے۔ آمین

رپورٹ: عبدالنور۔ نمائندہ الفضل آئیوری کوسٹ

عشرہ سیرت النبیؐ بمناسبت ماہ ربیع الاول

سید الرسل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حیات طیبہ تمام عالم کے لئے ہی حقیقی اسوہ حسنہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کی بنیاد ہی خاتم الرسل ﷺ کی محبت پر قائم ہے۔ اسی سلسلہ میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے سالانہ پروگرامز میں وقتاً فوقتاً جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ کے انعقاد کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ دوران سال ربیع الاول کے بابرکت مہینہ میں خصوصی طور پر جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کو ملکی سطح پر اپنا سالانہ عشرہ سیرت النبی ﷺ مورخہ 15 اکتوبر 2021 بروز جمعۃ المبارک تا 24 اکتوبر منانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

جماعتی ہدایات کے پیش نظر مختلف ریجنز میں عشرہ کا باقاعدہ آغاز اجتماعی و انفرادی نماز تہجد کے ساتھ کیا گیا۔ نماز فجر و مغرب کی ادائیگی کے

بعد مختلف مقامات پر دروس بعنوان سیرت النبیؐ دیئے گئے۔ جس میں احباب جماعت کو اپنی زندگی میں اسوہ رسولؐ کو اپنانے کے ساتھ ساتھ معمول کے ساتھ آپ ﷺ کی ذات بابرکت پر درود بھیجنے کی بھی نصائح شامل تھیں۔ عشرہ کے دوران مختلف مقامات پر جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ کے انعقاد کے ساتھ ساتھ خطبات جمعہ بعنوان سیرت النبیؐ نیز بک سٹالز و ریڈیو پروگرامز کا بھی اہتمام کیا گیا جس کے ذریعے نہ صرف احمدی و غیر از جماعت مسلمانان کرام بلکہ غیر مسلم احباب کو بھی آپ ﷺ کی اوصاف حمیدہ سے آگاہ کیا گیا۔

دوران عشرہ آئیوری کوسٹ کے کل 18 ریجنز کی 105 جماعتوں میں ریجنل مبلغین کرام و لوکل معلمین کرام نے کل 98 جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا جس میں 6000 کے قریب احمدی احباب، دیگر مسلم و غیر مسلم احباب نے شرکت کی۔ جن میں آپ کی سیرت کے درخشاں پہلو پر شاملین جلسہ کو آگاہی فراہم کی گئی نیز کل 121 خطبات جمعہ کے ذریعے تقریباً 18800 افراد تک محاسن رسولؐ پہنچائے گئے۔ دوران عشرہ بعد از نماز فجر و مغرب کل 213 دروس کا اہتمام کیا گیا جو کہ سیرت النبی ﷺ کے عنوان پر تھے۔ جن کے شاملین کی تعداد 3000 کے قریب تھی۔ مزید برآں دوران عشرہ مختلف ریجنز کے مقامی ریڈیو چینلز پر کل 30 تبلیغی

پروگرام بعنوان سیرت النبی کا بھی انعقاد کیا گیا جن کا کل دورانیہ 35 گھنٹے کا رہا۔ عشرہ کا ایک حصہ سیرت النبیؐ پر مشتمل جماعتی کتب کے ذریعے بک سٹالز و نمائش کا انعقاد کرنا بھی تھا۔ اس ضمن میں کل 07 بک سٹالز کا انعقاد کیا گیا جس کے ذریعے مختلف موضوعات پر مشتمل کتب فروخت ہوئیں جن کی کل مالیت 430000 فرانک سیفا تھی۔ انھیں بک سٹالز کے دوران زائرین میں کل 1000 جماعتی پمفلٹس بعنوان ختم نبوت، آمد مسیح ثانیؑ، وفات مسیحؑ و تعارف جماعت احمدیہ بھی تقسیم کئے گئے۔

مقامی مسلم و غیر مسلم افراد نے جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کی اس کاوش کو خوب سراہا کہ جماعت احمدیہ نے حقیقی رنگ میں آنحضرت ﷺ کے اسوہ کو نہ صرف بیان کیا بلکہ آپ کی ذات پر اٹھنے والے اعتراضات پر بھی دلائل کے ساتھ تسلی بخش جوابات فراہم کئے جو کہ آج دنیا میں موجود اسلاموفوبیا کو ختم کرنے میں کافی مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت آئیوری کوسٹ کی اس حقیر مساعی کو بپایہ قبولیت جگہ عطا کرے نیز حقیقی رنگ میں احبابِ جماعت کو اسوہ رسول ﷺ اپنانے کی توفیق عطا کرتا چلا جائے۔ آمین

محمد قاسم طاہر۔ نمائندہ الفضل آن لائن، سیرالیون

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے

ایک مخلص احمدی خاتون کی آگ سے معجزانہ حفاظت کا ایک تازہ ایمان افروز وا

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک الہام ہے کہ ’’آگ سے ہمیں مت ڈرا۔ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔‘‘

اسی طرح آپ نے فرمایا کہ

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذو العجائب سے پیار

مورخہ 6 نومبر 2021ء کو سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں ایک اندوہناک حادثہ پیش آیا جس میں 98 افراد جان کی بازی ہار گئے۔ قریباً رات 11:30 بجے ایک آئل ٹینکر آئل سپلائی کرنے کیلئے شہر سے باہر جا رہا تھا کہ ایک ٹرک سے ٹکرا گیا۔ جس سے آئل کا اخراج شروع ہو گیا اور آئل پانی کے چشمہ کی طرح دور دور تک پھیل گیا۔ لوگوں نے بھیڑ کی صورت میں اپنے برتنوں میں آئل اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔ اسی دوران اچانک دھماکے سے آگ بھڑک اٹھی اور لوگوں سمیت موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اطراف کی دکانوں کو بھی شدید نقصان پہنچا۔ بدقسمتی سے درجنوں مسافر بردار گاڑیاں بھی جل کر راکھ ہو گئیں۔ جس کے سبب زیادہ جانی نقصان ہوا۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس حادثہ میں کسی بھی احمدی کا کوئی جانی و مالی نقصان نہیں ہوا۔ بلکہ ایک احمدی خاتون معجزانہ طور پر نہ صرف محفوظ رہیں بلکہ ان کے سبب دیگر مسافر اور مسافر گاڑی بھی محفوظ رہے۔ الحمد للہ

حضرت مسیح موعودؑ کے مذکورہ بالا الہام کو مد نظر رکھتے ہوئے درج ذیل واقعہ نہایت ایمان افروز ہے۔

اس حادثہ کے دن ہمارے ایک بہت ہی مخلص احمدی مکرم مصطفی کوجی صاحب مرحوم (سابق سیکرٹری ایجوکیشن) کی اہلیہ محترمہ اپنے گاؤں سے فری ٹاؤن کی جانب ایک مسافر ویگن میں سفر کر رہی تھیں۔ جب یہ ویگن اس حادثہ کے مقام کے نزدیک پہنچی تو آگ نے اس گاڑی کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا اور تمام مسافر پریشانی کے عالم میں گاڑی سے باہر نکلنے لگے۔ گاڑی سے نکلتے ہوئے ان خاتون کے کپڑوں میں آگ لگ گئی۔ اس مشکل لمحہ میں آگ کو بجھانے کے ساتھ ساتھ اونچی آواز میں اللہ اکبر اور کلمہ طیبہ کا ورد کرنے لگیں اور دعا کرنے لگیں کہ اللہ تعالیٰ تیرا وعدہ ہے کہ تو اپنے فضل سے احمدیوں کو اس طرح آگ میں نہیں جلنے دے گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگ بجھ جانے میں کامیاب ہو گئیں اور جسم کا کوئی حصہ بھی آگ سے متاثر نہیں ہوا۔ الحمد للّٰہ علی ذالك۔

وہ کہتی ہیں کہ اس گاڑی پر میرا قیمتی سامان بھی تھا جو گاڑی میں رہ گیا تھا۔ جس کو لینے کی امید کے ساتھ میں اگلے دن بس اسٹیشن پر گئی تو ڈرائیور نے میرا سامان بحفاظت واپس کر دیا اور بتایا کہ اس کی گاڑی بھی بری طرح آگ کی لپیٹ میں آگئی تھی لیکن خوش قسمتی سے گاڑی کو وہاں سے نکالنے اور آگ بجھانے میں کامیاب ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس گاڑی کے کسی بھی مسافر کو کوئی نقصان نہیں پہنچا جبکہ اس کے پیچھے آنے والی گاڑیاں جل کر راکھ ہو گئیں۔

وہ بیان کرتی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے احسان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا اس نشان نے ان کے ایمان کو مزید پختہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ دنیا میں موجود تمام احمدی ہر قسم کی آفات سے محفوظ رہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے ایمان میں مزید پختگی عطا فرمائے۔ آمین

برکت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ بھی درج ذیل ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

مدّت کا یہ میرا الہام ہے کہ ’’آگ سے ہمیں مت ڈرا۔ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔‘‘ یہ ویسے ہی ہے جیسے حدیث شریف میں ہے کہ بعض بہشتی بطور سیر دوزخ کو دیکھنا چاہیں گے اور اس میں اپنا قدم رکھیں گے، تو دوزخ کہے گی کہ تو نے تو مجھے سرد کر دیا۔ یعنی بجائے اس کے کہ دوزخ کی آگ اُسے جلاتی۔ خادموں کی طرح آرام دہ ہو جاوے گی۔

عادت اللہ یہی ہے کہ دو ناریں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ محبّتِ الٰہی بھی ایک نار ہے اور طاعون کو بھی نار لکھا ہے۔ لیکن ان میں سے ایک تو عذاب ہے اور دوسری انعام ہے، اسی لیے طاعون کی نار کی ایک خاص خصوصیت خدا تعالیٰ نے رکھی ہے۔ اس میں آگ کو جو غلام کہا گیا ہے۔ میرا مذہب اس کے متعلق یہ ہے کہ اسماء اور اعلام کو ان کے اشتقاق سے لینا چاہیئے۔ غلام غلمہ سے نکلا ہے۔ جس کے معنے ہیں کسی شئے کی خواہش کے واسطے نہایت درجہ مضطرب ہونا یا ایسی خواہش جو کہ حد سے تجاوز کر جاتی ہے اور انسان پھر اس سے بے قرار ہو جاتا ہے۔ اور اسی لیے غلام کا لفظ اس وقت صادق آتا ہے جب انسان کے اندر نکاح کی خواہش جوش مارتی ہے۔ پس طاعون کا غلام اور غلاموں کی غلام کے بھی یہی معنے ہیں کہ جو شخص ہم سے ایک ایسا تعلق اور جوڑ پیدا کرتا ہے جو کہ صدق و وفا کے تعلقات کے ساتھ حد سے تجاوز ہوا ہو اور کسی قسم کی جدائی اور دُوئی اس کے رگ و ریشہ میں نہ پائی جاتی ہو اسے وہ ہرگز کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی اور جو ہمارا مرید الٰہی محبت کی آگ سے جلتا ہو گا اور خدا کو حقیقی طور پر پا لینے کی خواہش کمال درجہ پر اس کے سینہ میں شعلہ زن ہو گی۔ اسی پر بیعت کا لفظ حقیقی طور پر صادق آوے گا۔ یہاں تک کہ کسی قسم کے ابتلا کے نیچے آ کر وہ ہرگز متزلزل نہ ہو بلکہ اور قدم آگے بڑھاوے۔ لیکن جبکہ لوگ ابھی تک اس حقیقت سے واقف نہیں ہیں اور ذرا ذرا سی بات پر وہ ابتلا میں آجاتے ہیں اور اعتراض کرنے لگتے ہیں تو پھر وہ اس آگ سے کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 2)

اعلان نکاح

حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 27/ نومبر 2021ء بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک اسلام آباد، یوکے میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرما کر ان کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کروائی۔

* عزیزہ صوفیہ شمس الدین (واقفۂ نو) بنت مکرم الدار شمس الدین صاحب (معلم سلسلہ۔ روس)
همراہ عزیزم احیاء الدین احمد (مربی سلسلہ۔ قازان تاتارستان) ابن مکرم منیر احمد صاحب (جرمنی)

* عزیزہ ذجاجہ تحریم بنت مکرم نصیر احمد صاحب
همراہ عزیزم ادیب احمد (مربی سلسلہ) ابن مکرم قریشی محمد انور صاحب

* عزیزہ صبیحہ بشارت (واقفۂ نو) بنت مکرم بشارت احمد صاحب (معلم سلسلہ)
همراہ عزیزم ابرار احمد (مربی سلسلہ) ابن مکرم افتخار احمد صاحب (معلم سلسلہ)

* عزیزہ عائشہ کاہلوں بنت مکرم محمد عمر کاہلوں صاحب (جرمنی)
همراہ عزیزم اسد جری اللہ (مربی سلسلہ۔ جرمنی) ابن مکرم شعیب جری اللہ صاحب

* عزیزہ عالیہ احمد بنت مکرم چوہدری سرفراز احمد صاحب (جرمنی)
همراہ عزیزم ریحان احمد خان (متعلم جامعہ احمدیہ یوکے) ابن مکرم راشد خان صاحب

* عزیزہ درثمین مبشر (واقفۂ نو) بنت مکرم مبشر احمد صاحب (برمنگھم۔ یوکے)
همراہ عزیزم طلحہ خان نیازی ابن مکرم مبارک احمد نیازی صاحب (لندن۔ یوکے)

اللہ ان رشتوں کو تمام فریق کے لئے مبارک کرے۔ ادارہ الفضل کی طرف سے مبارکباد قبول کریں۔

آج یا کل کا استعمال

ہمارے قارئین خط لکھتے وقت اکثر لکھ دیتے ہیں کہ آج کے اخبار میں، آج کے الفضل میں یہ مضمون / نظم شائع ہوئی یا کل کے خطبہ جمعہ میں حضور انور نے یہ فرمایا۔

اس سلسلہ میں قارئین سے التماس ہے کہ آج یا کل کا لفظ تحریر کرتے وقت اس دن کی تاریخ معین کر کے لکھا کریں۔ تاجب آپ کا خط یا تحریر قارئین تک پہنچے تو قارئین کو متعلقہ دن کے اخبار الفضل تک پہنچنے میں آسانی ہو۔ لہذا یہ لکھنا بہتر ہو گا مورخہ (تاریخ درج کریں و سن) کے الفضل میں۔

(ایڈیٹر)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

ہو۔ والدین غیر احمدی تھے، اُن سے تو کوئی امید نہیں تھی۔ الغرض کسی نے زادِ راہ نہیں دیا۔ نہ بھائی مانا نہ والدین سے لے سکا۔ بیماری کی وجہ سے میرا جسم بہت ہی کمزور اور ضعیف ہو رہا تھا۔ مجھ میں دو چار میل بھی چلنے کی طاقت نہ تھی۔ بلکہ کہا جاسکتا ہے کہ ایک میل چلنے کی بھی طاقت نہ تھی مگر خدا تعالیٰ نے دل میں جوش ڈالا اور پیدل سفر کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اُس وقت میں پٹنہ میں تھا۔ چلتے وقت لوگوں نے مشورہ دیا کہ والدین سے مل کر جاؤ۔ میں نے انکار کر دیا کہ ممکن ہے والدہ کی آہ و فریاد سے میری ثباتِ قدمی جاتی رہے اور قادیان جانے کا ارادہ ترک کر دوں۔ بہر حال چلا اور چلا۔ چلتے وقت ایک کارڈ حضرت مسیح موعودؑ کو لکھ دیا کہ میرے لئے دعا کی جائے۔ میرے حالاتِ سفر یہ ہیں۔ (پیسہ پاس نہیں، کمزور صحت لیکن مَیں نے سفر کا ارادہ کر لیا۔) مَیں بہت کمزور اور نحیف ہوں اور ایک کارڈ بھائی صاحب کو لکھا کیونکہ اس وقت وہ دوسری جگہ پر تھے کہ میں جا رہا ہوں۔ اگر قادیان پہنچا تو خط لکھوں گا۔ اور اگر راستے میں مر گیا تو میری نعش کا کسی کو بھی پتہ نہ لگے گا۔ (کہتے ہیں) مَیں نے سفر کے لئے احتیاطی پہلو اختیار کر لئے تھے۔ ریلوے لائن کا نقشہ رکھ لیا تھا۔ جلدی جلدی چند درسی کتب فروخت کر کے کچھ پیسے رکھ لئے تھے۔ (کہتے ہیں) مَیں کمزور بہت تھا اور مسافت دور کی تھی۔ اس لئے پچاس ساٹھ میل تک ریل کا سفر کیا تاکہ اگر صحت کی کمزوری کی وجہ سے مَیں نے کمزوری دکھائی تو لَوٹنے کی ہمت نہ ہو۔ (کیونکہ پھر ساٹھ ستر میل کا فاصلہ ہو چکا ہو گا اور لَوٹنے کی ہمت نہیں ہو گی۔ پھر بجائے واپس آنے کے آگے ہی آگے چلتا رہوں گا۔ (کہتے ہیں) مَیں اس سفر میں تیس تیس میل روزانہ چلتا رہا۔ جہاں رات ہوتی ٹھہر جاتا، کبھی سٹیشن پر اور کبھی گمٹیوں میں۔ پاؤں کے دونوں تلوے زخمی ہو گئے تھے۔ (یہ دعا کرتا تھا) خدایا آبرو رکھیو میرے پاؤں کے چھالوں کی۔ جب رات بسر کرنے کے لئے کسی جگہ ٹھہرتا تو شدتِ درد کی وجہ سے پاؤں اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتا تھا۔ صبح ہوتی نماز پڑھتا اور چلنے کے لئے قدم اُٹھاتا تو پاؤں اپنی جگہ سے ہلتے نہیں تھے۔ باہزار دشواری انہیں حرکت دیتا اور ابتدا میں بہت آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتا اور چند منٹ بعد اپنی پوری رفتار میں آجاتا۔ پاؤں جوتا پہننے کے قابل نہیں رہے تھے کیونکہ چھالوں سے پُر تھے بلکہ چمڑہ اُتر کر صرف گوشت رہ گیا تھا (لیکن قادیان جانے کا شوق تھا اس لئے چلتے چلے جا رہے تھے۔ کہتے ہیں) کہ اس لئے کبھی روڑے اور کبھی ٹھیکریاں چبھ چبھ کر بدن کو لرزا دیتی تھیں۔ کبھی ریل کی پٹڑی پر چلتا اور کبھی عام شاہراہ پر اُتر آتا۔ بڑے بڑے ڈراؤنے راستوں سے گزرنا پڑا۔ ہزاروں کی تعداد میں بندروں اور سیاہ منہ والے لنگوروں سے واسطہ پڑا جن کا خوفناک منظر دل کو ہلا دیتا۔ علی گڑھ شہر سے گزرا مگر مجھے خبر نہیں کہ کیسا ہے؟ (گزر تو گیا اُس شہر سے لیکن مجھے نہیں پتہ کیسا ہے کیونکہ میرا مقصد تو صرف ایک تھا اور مَیں چلتا چلا جا رہا تھا۔) اور کالج وغیرہ کی عمارتیں کیسی ہیں؟ البتہ چلتے چلتے دائیں بازو پر کچھ فاصلے پر سفید عمارتیں نظر آئیں اور پاس سے گزرنے والے سے پوچھا کہ یہ عمارت کیسی ہے؟ اور اُس کے یہ کہنے پر کہ کالج کی عمارت ہے، آگے چل پڑا۔ دہلی شہر سے گزرا اور ایک منٹ کے لئے بھی وہاں نہ ٹھہرا کیونکہ میرا مقصود کچھ اور تھا۔ وہاں کے بزرگوں کی زیارت میرا مقصود نہ تھا۔ اس لئے مَیں ایک سیکنڈ کے لئے بھی اپنے مقصود سے باہر نہیں ہونا چاہتا تھا۔ زخمی پیروں کے ساتھ قادیان پہنچا اور مہمان خانے میں ٹھہرا۔ چند منٹ کے بعد حضرت حافظ حامد علی صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دودھ کا ایک گلاس دیا۔ میری جیب میں پیسے نہیں تھے۔ اس لئے لینے سے انکار کر دیا۔ آخر اُن کے کہنے پر کہ خرچ سے نہ ڈریں۔ آپ کو پیسے نہیں دینے پڑیں گے۔ (دودھ پی لیں)۔ دودھ پی لیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالك کہ قادیان میں سب سے پہلی غذا دودھ ملی۔ میری موجودگی میں بہت سے لوگ آئے مگر کسی کو بھی دودھ کا گلاس نہیں دیا گیا (صرف مجھے ہی دودھ کا گلاس پیش کیا گیا۔ کہتے ہیں) مَیں اسی روز سے اب تک ہر چیز کا ناواقف ہوں۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ سے ملا۔ حضورؑ حالات دریافت کرتے رہے۔ لوگ بیعت کرنے لگے تو حضورؑ نے خود ہی مجھے بھی بیعت کے لئے کہا۔ مَیں اُس وقت حضورؑ کے پاؤں دبا رہا تھا۔ یہی ایک جنون تھا جو کام آگیا ورنہ آج صحابیوں کی فہرست میں میرا نام کس طرح آتا؟

اے جنوں گردتو گردم کہ چہ احساں کردی

اَللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْكِ......تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ۔ (پھر آگے بیان کرتے ہیں کہ) خلیفۂ اوّلؓ نے زخموں کا علاج کیا اور حافظ روشن علی صاحب مرحوم کو تعلیم کے لئے مقرر کر دیا اور بعد میں خود تعلیم دیتے رہے۔ (پیروں کے جو زخم تھے اُن کا علاج حضرت خلیفہ اولؓ نے کیا اور حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ اور خلیفۃ المسیح الاولؓ پھر تعلیم دیتے رہے۔ پھر آگے لکھتے ہیں کہ مئی 1908ء میں یہ قادیان کے ہو رہے۔) مئی 1908ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور تشریف لے گئے اور بعد میں حضرت خلیفہ اولؓ کو بھی بلوایا تو حضرت خلیفہ اوّلؓ مجھے بھی ساتھ لے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت میں آپ کے دائیں بازو میں کھڑا تھا۔ لاہور سے جنازے کے ساتھ قادیان آیا۔ جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باغ میں لوگوں سے بیعت لی۔ مَیں اُس وقت چارپائی پر آپ کے ساتھ بیٹھا تھا۔ حضرت خلیفۂ اولؓ نے اُس وقت جو تقریر کی اور حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ نے رو رو کر جو معافی مانگی وہ میرے دماغ میں اب تک گونج رہا ہے۔ بیعت کے بعد نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔ پھر باغ والے مکان میں حضرت کا تابوت زیارت کے لئے رکھا گیا اور چہرے سے کپڑا اتار دیا گیا۔ لوگ مغربی دروازے سے گزر کر زیارت کرتے ہوئے مشرق دروازے سے نکل جاتے۔

(رجسٹرز روایات صحابہ (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 4 صفحہ 25 تا 28۔ روایت حضرت سید محمود عالم صاحبؓ)

تو یہ ان بزرگوں کے چند واقعات تھے جنہوں نے ایک تڑپ اور لگن سے آنے والے مسیح موعود کو مانا۔

سید محمود عالم صاحبؓ کا جو واقعہ ہے یہ بھی دراصل حدیث میں جو آیا ہے ناں کہ گھسٹتے ہوئے گھٹنوں کے بل بھی چل کے جانا پڑے تو جانا، اُسی کی ایک شکل بنتی ہے۔ کس قدر تکلیف اُٹھائی ہے لیکن ایک عزم تھا جس سے وہ چلتے رہے اور آخرکار اپنی منزل مقصود تک پہنچے۔ اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات کو بلند فرماتا چلا جائے اور ہمیں بھی اپنے ایمان و ایقان میں ترقی عطا فرمائے۔ اور عامۃ المسلمین کے بھی سینے کھولے کہ وہ مسیح موعود کو پہچاننے والے ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں اور یہ جو آفات آجکل ان پر ٹوٹی پڑ رہی ہیں ان سے بھی بچنے والے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

(خطبہ جمعہ 24/ اگست 2012ء)

چھوٹی مگر سبق آموز بات

مہمان کا استقبال اور وداع

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: آدمی اپنے مہمان کا استقبال دروازے سے باہر نکل کر کرے اور رخصت کے وقت گھر کے دروازے تک پہنچائے۔ (بخاری)

مہمان کے عزت و احترام کے لیے استقبال اور وداع کے وقت دروازے تک جانا مہمان نوازی کے آداب میں شامل ہے۔ کئی دفعہ اچھی خاطر مدارت کے بعد مہمان کو دروازے تک آئے بغیر اندر سے رخصت کر دیا جاتا ہے جو مہمان نوازی کی شان کے خلاف ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ اپنے مہمانوں کے اکرام ضیف کی خاطر خود استقبال کرتے اور کئی دفعہ یکے تک خود وداع کرنے ساتھ جاتے۔

مرسلہ: ناصرہ احمد۔ کینیڈا

طلوع و غروب آفتاب

09 دسمبر 2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:26	17:39
مدینہ منورہ	05:31	17:34
قادیان	05:50	17:25
ربوہ	05:30	17:05
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:26	15:56